رومیوں کے نام پولس رسول کا خط

۱ پولس جو یسوع مسیح کا خادم ہے یہ خط لکھ رہا ہے خُدا نے مجھے رسُول* ہونے کے لئے بلایا اور خاص طور سے خُدا کی خُوش خبری سننے کے لئے خصوصی طور سے مقرّر کیا گیا۔

۲ خُدا نے بہت پہلے وعدہ کیا تھا کہ اپنے لوگوں کو یہ خُوشخبری دے گا۔ اس وعدے کے لئے خُدا نے اپنے نبیوں* کا استعمال کیا۔ یہ وعدہ مُقدّس تحریروں میں ہے۔ **۳** یہ خُوش خبری اس کے اپنے بیٹے کی ہے جو جسمانی طور سے داؤد* کے خاندان سے ہے۔ **۴** لیکن پاکیزگی کی روح کے ذریعہ سے یسوع کو خُدا کا بیٹا ظاہر کیا گیا ہے۔ اسے عظیم قدرت کے ساتھ خُدا کے بیٹے کی طرح ظاہر کیا ہے جو موت سے جِلایا گیا۔ **۵** مسیح کی معرفت مجھے فضل اور رسالت ملی تا کہ سبھی غیر یہودیوں میں اس کے نام کی خاطر لوگ ایمان کے تابع ہوں۔ **۶** ان میں سے خُدا کی جانب سے یسوع مسیح میں شامل ہونے کے لئے تم لوگ بھی بلائے گئے ہو۔

۷ ان سب کے نام جو رومہ میں رہتے ہیں میں یہ خط لکھ رہا ہوں جو خُدا تم سے محبّت کرتا ہے اور اسکے مقدّس لوگ ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے۔

ہمارے باپ خُدا اور خُداوند یسوع مسیح کی طرف سے تم کو فضل اور سکون حاصل ہوتا رہے۔

شکر گذاری کی دعاء

۸ سب سے پہلے میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے تم سب کے لئے اپنے خُدا کا شکر کرتا ہوں کیوں کہ تمہارے ایمان کا شہرہ تمام دُنیا میں ہو رہا ہے۔ **۹** خُدا جس کی خدمت اس کے بیٹے کی خُوش خبری کی وجہ سے میں اپنے دِل سے کرتا ہوں جو میرا گواہ ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد کرتا رہوں۔ **۱۰** اپنی دعاؤں میں میں ہمیشہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ خُدا کی مرضی سے تمہارے پاس آنے میں کس طرح کامیابی ہو۔ **۱۱** میں تمہاری ملاقات کا مُشتاق ہوں۔ تا کہ میں تم سے مل کر کُچھ روحانی نعمت دینا چاہتا ہوں جس سے تم مضبوط ہو جاؤ گے۔ **۱۲** میرا مطلب ہے کہ میں بھی تمہارے درمیان آپس میں تمہارے ایک دُوسرے کے ایمان کے ساتھ بندھا رہا ہوں تمہارا یقین مجھے مدد کرے گا اور میرا یقین تمہاری مدد کرے گا۔ **۱۳** میرے بھائیو اور بہنو! میں چاہتا ہوں کہ تم کو آگاہ کروں کہ میں نے بار بار تمہارے پاس آنے کا ارادہ کیا تا کہ جیسا پھل میں نے غیر یہودیوں میں حاصل کیا ہے ویسا ہی تم سے بھی حاصل کر سکوں۔ مگر اب تک رکا رہا۔

۱۴ مجھ پر یونانیوں اور غیر یونانیوں، داناؤں اور بے وقوفوں کا قرض ہے۔ **۱۵** اسی لئے تم کو بھی جو رومہ میں ہیں خُوش خبری کی تعلیم سنانے کا مجھے اشتیاق ہے۔

۱۶ میں خُوش خبری سے شرمندہ نہیں کیوں کہ وہ خُدا کی ایک قوّت ہے جس سے خُدا ایمان رکھنے والے ہر ایک کو نجات دیتا ہے۔ پہلے یہودیوں اور غیر یہودیوں کے لئے بھی۔ **۱۷** کیوں کہ خُوشخبری میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ خُدا انسان کو اپنے تئیں کیسے راستباز بناتا ہے یہ آغاز سے انجام تک یقین پر مبنی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ ”جو شخص ایمان سے خدا کے ساتھ راست باز ہے ہمیشہ جیتا رہے گا۔*

سب لوگوں نے غلطی کی ہے

۱۸ خُدا کا غضب آسمان سے لوگوں کے بُرے کاموں کے اور بدکاری کے خلاف نازل ہوتا ہے جو سچّائی کو جو اپنی بدکاری کو چھپائے رکھتے ہیں۔ **۱۹** اس لئے ایسا ہو رہا ہے کیوں کہ خُدا کے بارے میں وہ ہر طرح کی جانکاری رکھتے ہیں۔ حقیقت میں خُدا نے اس کو واضح کر دیا ہے۔ **۲۰** اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اسکی ازلی قدرت اور اس کی الوہیت دُنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ اس لئے لوگوں کے پاس کوئی بہانہ نہیں رہا۔ **۲۱** اگرچہ انہوں نے خُدا کو جان تو لیا ہے لیکن اس کی خُدائی کے لائق تمجید اور شکر گذاری نہ کی بلکہ وہ ایسے خیالات میں باطل ہو گئے اور ان کے بے وقوف دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ **۲۲** اگرچہ وہ عقلمند ہونے کا دعویٰ کر کے بے وقوف بن گئے۔ **۲۳** اور غیر فانی خُدا کے جلال کو فانی انسانوں پرندوں، چوپایوں اور رینگنے والے جانوروں سے ملتی جلتی صورتوں میں انہوں نے بدل ڈالا۔

رسول یسوع نے اپنے لئے ان خاص مددگاروں کو چُن لیا ہے۔
نبیّوں یہ آدمی خُدا کے متعلق کہتے ہیں۔
داؤد داؤد مسیح سے ایک ہزار سال قبل اسرائیل کا بادشاہ۔

جو راست باز ... رہے گا عبرانیوں ۴:۲

۲۴ اسی لئے خُدا نے ان کے دلوں کو ناپاک کاموں بُری خواہشوں کے حوالے کر دیا اس لئے کہ وہ گناہوں میں پڑ کر ایک دُوسرے کے جسم کی بے عزّتی کرنے لگیں۔ ۲۵ انہوں نے انکے جھوٹ کے ساتھ خُدا کی سچّائی کو تبدیل کر ڈالا۔ اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اس خالق کے جو ابد تک محمود ہے۔ آمین۔

۲۶ اسلئے خُدا نے ان کو گندی شہوتوں کے حوالے کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے جنسی فعل کو خلاف فطرت فعل سے بدل ڈالا۔ ۲۷ اسی طرح مردوں نے عورتوں کے ساتھ فطری جنسی کام چھوڑ دیا اور آپس میں جنسی خواہشات میں مست ہوگئے اور انہیں اپنی گمراہی کا پھل بھی مناسب ملنے لگا۔

۲۸ چونکہ انہوں نے خُدا کو پہچاننا پسند نہ کیا اسی لئے خُدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔ اور اُن لوگوں کو نالائق حرکتیں کرنے کی چھوٹ دیدی۔ اور وہ ایسی بری حرکتیں کرنے لگے جو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ۲۹ پس وہ ہر طرح ناراستی بدی لالچ اور بد خواہی سے بھر گئے اور حسد خونریزی جھگڑے مکّاری اور دُوسروں کے بارے میں غلط سوچنا اور دُوسروں کے خلاف بُری باتیں کرتے رہنے میں مشغول ہوگئے من گھڑت کہانیاں دُوسروں کے خلاف گھڑتے رہتے ہیں۔ ۳۰ وہ تہمت لگانے والے، خُدا سے نفرت کرنے والے گستاخی کرنے والے، مغرور، شیخی باز بدیوں کے بانی اور ماں باپ کے نافرمان ہیں۔ ۳۱ وہ بے وقوف اپنے وعدے توڑنے والے محبّت سے خالی اور بے رحم ہیں۔ ۳۲ حالانکہ وہ خُدا راست باز حُکم کو جانتے ہیں جسکے مطابق ایسا کرنے سے موت کی سزا کے لائق ہوں گے باوجود اس کے ایسے کام کرتے ہیں بلکہ ویسا ہی کرنے والوں سے اتفاق کرتے ہیں۔

یہودی بھی گنہگار ہیں

۲ پس میرے دوست انصاف کرنے والے تو چاہے کوئی بھی ہو تیرے پاس کوئی عذر نہیں کیوں کہ تو دُوسرے کو مجرم ٹھہراتا ہے تو حقیقت میں خود اپنے جُرم کی عدالت کرے گا۔ کیوں کہ تو دُوسرے کی عدالت کرے گا تو خود وہی کرتا ہے۔ ۲ ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں۔ خُدا انہیں انصاف حق کے مطابق دے گا۔ ۳ لیکن اے میرے دوست کیا تو سوچتا ہے کہ تو جن کاموں کے لئے دُوسروں کو قصوروار ٹھہراتا ہے اپنے آپ ویسے ہی کام کرتا ہے کیا تُو سوچتا ہے کہ تو اپنے عمل سے خُدا کے انصاف سے بچ جائے گا؟ ۴ کیا تو اس کی مہربانی، تحمل اور صبر کی دولت کو ناچیز سمجھتا ہے؟ کیا تو نہیں سمجھتا کہ خُدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے؟ ۵ بلکہ تو اپنی سختی اور توبہ نہ کرنے والے دل کے مطابق اُس قہر کے دن کے لئے اپنے واسطے خُدا کا غضب پیدا کر رہا ہے جس دن خُدا کی سچّی عدالت ظاہر ہوگی۔ ۶ خُدا ہر کسی کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دے گا۔ ۷ جو لگاتار اچھے کام کرتے ہوئے جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں انہیں وہ بدلے میں ابدی زندگی دے گا۔ ۸ لیکن جو اپنی خود غرضی سے سچّائی کے مُنکر ہو کر بدی کا راستہ اختیار کرتے ہیں انہیں بدلے میں خُدا کا غضب اور قہر ملے گا۔ ۹ لیکن مصیبت اور تنگی ہر ایک بُرے کام کرنے والے پر آئے گی۔ پہلے یہودی پر اور پھر غیر یہودی پر۔ ۱۰ اور جو کوئی اچھا کام کرتا ہے اسے جلال، عزت اور سلامتی ملے گی پہلے یہودی کو اور پھر غیر یہودی کو۔ ۱۱ کیوں کہ خُدا جانبدار نہیں ہے۔

۱۲ جنہوں نے بغیر شریعت* پائے گناہ کیا لیکن بغیر شریعت ہلاک بھی ہوں گے اور جنہوں نے شریعت کے ماتحت ہو کر گناہ کیا ان کا فیصلہ شریعت کے موافق ہوگا۔ ۱۳ کیوں کہ شریعت کو صرف سننے والے راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے بلکہ شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔ ۱۴ اس لئے کہ جب غیر یہودی جن کے پاس شریعت نہیں ہے بلکہ اعمال سے ہی شریعت کی باتوں پر چلتے ہیں تب چاہے ان کے پاس شریعت نہ ہے تو بھی وہ اپنی شریعت آپ ہیں۔ ۱۵ چنانچہ وہ شریعت کی جو باتیں اپنے دلوں پر لکھی ہوئی دکھاتے ہیں ان کا ضمیر بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور ان کے خیالات یا تو ان پر الزام لگاتے ہیں یا ان کا دفاع کرتے ہیں۔ ۱۶ یہ تمام باتیں اس دن ہوگی جب خُدا انسان کی پوشیدہ باتوں کی عدالت کرے گا، جس خوش خبری کو میں نے لوگوں سے کہی اس کے تحت یسوع مسیح کی معرفت خُدا لوگوں کا انصاف کرے گا۔

یہودی اور شریعت

۱۷ لیکن اگر تو اپنے آپ کو یہودی کہتا ہے تو شریعت پر ایمان رکھتا ہے اور اپنے خُدا کا تجھے فخر ہے۔ ۱۸ اور تو اسکی مرضی جانتا ہے۔ شریعت تجھے جو سکھاتی ہے اسکے مطابق تو اہم چیزیں چن لے سکتا ہے۔ ۱۹ اور یہ مانتا ہے کہ تو اندھوں کا رہنما ہے اور جو اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں ان کے لئے تو روشنی ہے۔ ۲۰ تو سمجھتا ہے کہ تو بے وقوف کو تربیت دینے والا ہے اور جنکو ابھی تعلیم کی ضرورت ہے انکا تو استاد ہے اور علم اور حق کا جو نمونہ شریعت میں ہے وہ تیرے پاس ہے؟ ۲۱ پس تو جو اوروں کو سکھاتا ہے اپنے آپ کو کیوں سکھاتا؟ کہ چوری نہ کرنا لیکن خود کیوں چوری کرتا ہے؟ ۲۲ تو جو دُوسروں سے کہتا ہے کسی سے زنا نہیں کرنا چاہئے پھر خود کیوں زنا کرتا ہے؟ تو جو بتوں سے نفرت کرتا ہے

شریعت خُدا کی شریعت، اسے موسیٰ کی شریعت میں پیش کیا گیا ہے۔

گرجاؤں کی دولت خود کیوں لوٹتا ہے؟ **۲۳** تو جو شریعت کے بارے میں شیخی بگھارتا ہے پھر بھی شریعت کی خلاف ورزی سے خُدا کی بے عزتی کرتا ہے۔ **۲۴** چنانچہ تحریر کہتی ہے "تمہارے ہی سبب سے غیر یہودیوں میں خُدا کے نام کی بے عزّتی ہوتی ہے۔"*

۲۵ اگر تم شریعت پر عمل کرتے ہو تو ختنہ سے فائدہ ہے لیکن اگر تم شریعت کو توڑتے ہو تو تمہارا ختنہ کرنا نہ کرنے کے برا بر ہے۔ **۲۶** اگر کسی کا ختنہ نہیں ہوا ہے وہ شریعت کے حکم پر عمل کرے تو کیا اس کی نامختونی ختنہ کے برابر نہ گنی جائے گی؟ **۲۷** ایک شخص جسکی ختنہ نہیں ہوئی ہے۔ لیکن شریعت پر چلتا ہے تو وہ تجھے قصوروار ٹھہرائے گا۔ تمہارے پاس لکھی ہوئی شریعت ہے اور ختنہ شدہ بھی لیکن تم شریعت کو توڑتے ہو۔ **۲۸** جو بظاہر یہودی ہے وہ سچّا یہودی نہیں ہے۔ جو بظاہر ختنہ ہے وہ حقیقت میں ختنہ نہیں ہے۔ **۲۹** سچّا یہودی وہی ہے جو باطن سے یہودی ہے۔ ختنہ صحیح وہی ہے جو دل سے کیا گیا ہو۔ یہ روح سے کیا جاتا ہے لکھی ہوئی شریعت سے نہیں۔ اور جو شخص دل سے ختنہ شدہ ہے ان کی تعریف لوگوں سے نہیں خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

۳ پس یہودی ہونے کا کیا خاص فائدہ اور ختنہ کا کیا خاص فائدہ؟ **۲** ہر طرح سے یہ ایک عظیم فائدہ ہے پہلے خُدا کی تعلیم کو ان کے سپرد کیا گیا۔ **۳** اگر ان میں سے بعض نافرمان ہو بھی گئے تو کیا ہے کیا ان کی بے وفائی خُدا کی وفاداری کو باطل کر سکتی ہے؟ **۴** ہر گز نہیں اگر ہر کوئی جھوٹا بھی ہے تو بھی خُدا ہمیشہ سچّا ٹھہرے گا۔ جیسا کہ تحریریں کہتی ہیں کہ:

"تو اپنے کلام میں راست باز ٹھہرو گے۔ اور جب تیرا انصاف ہو تو تم جیتو گے۔

زبور ۵۱:۴

۵ اگر ہماری ناانصافی خُدا کی انصاف کی خوبی کو ظاہر کرنے میں مدد دیتی ہے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب خُدا ہمیں سزا دے گا بے انصاف میں یہ بات انسان کی طرح کہتا ہوں **۶** ہر گز نہیں، ورنہ خُدا کیوں کر دُنیا کا انصاف کرے گا؟

۷ لیکن تم کہہ سکتے ہو "اگر میرے جھوٹ کی وجہ سے خُدا کی سچّائی اس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہر ہوئی پھر بھی گناہ گار قرار کیوں دیا جاتا ہوں؟" **۸** تب پھر ہم کیوں نہ کہیں "آؤ! برے کام کریں تا کہ بھلائی پیدا ہو!" جیسا کہ ہمارے بارے میں کُچھ لوگ ہم پر غلط تہمت لگاتے ہیں کہ ہم ایسا کہتے ہیں وہ لوگ سزا پائیں گے جس کے وہ مستحق ہیں۔

سب لوگ گنہگار ہیں

۹ پس کیا ہوا؟ کیا ہم یہودی غیر یہودیوں سے اچھے ہیں؟ نہیں! کیوں کہ ہم یہودیوں اور غیر یہودیوں دونوں پر پیشتر ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ وہ تمام گناہ کے تحت ہیں۔ **۱۰** جیسا کہ تحریریں کہتی ہے:

"کوئی بھی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔
۱۱ کوئی سمجھدار نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو خُدا کا طالب بنے۔
۱۲ سب گمراہ ہیں سب نکّمے بن گئے۔ کوئی بھلا کرنے والا نہیں۔" ایک بھی نہیں۔

زبور ۱۴:۱-۳

۱۳ "ان کے منہ کھلی قبر کی طرح ہیں وہ اپنی زبان سے فریب کرتے ہیں۔"

زبور ۵:۹

"ان کے ہونٹوں پر سانپ کا زہر رہتا ہے۔"

زبور ۱۴۰:۳

۱۴ "ان کا منہ لعنتوں اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔"

زبور ۱۰:۷

۱۵ "قتل کرنے کو وہ ہر دم تیز رہتے ہیں۔
۱۶ وہ جہاں جاتے ہیں تباہی اور بد حالی لاتے ہیں۔
۱۷ ان کو سلامتی کی راہ کا پتہ نہیں۔"

یسعیاہ ۵۹:۷-۸

۱۸ "ان کی آنکھوں میں خُدا کا خوف نظر نہیں آتا۔"

زبور ۳۶:۱

۱۹ اب ہم یہ جانتے ہیں کہ شریعت میں جو کہا گیا ہے ان سے کہا گیا ہے جو شریعت کے پابند ہیں۔ تا کہ ہر منہ کو بند کیا جا سکے اور ساری دُنیا خُدا کے انصاف میں آسکے۔ **۲۰** کیوں کہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی بھی شخص خُدا کے سامنے راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ کیوں کہ شریعت کے وسیلہ سے ہی تو گناہ کی پہچان ہوتی ہے۔

خُدا انسان کو راستباز کیسے بناتا ہے

۲۱ لیکن خُدا کا طریقہ کار ہے کہ شریعت کے بغیر انسان کو راستباز بناتا ہے اور خُدا نے اب ہم کو وہ راہ دکھائی ہے۔ اس راہ کے بارے میں شریعت اور نبیوں نے گواہی دی ہے۔ **۲۲** خُدا یسوع مسیح میں لوگوں کو

تُمہارے ... ہوتی ہے یسعیاہ ۵۲:۵

اُن کے ایمان کے تحت راستباز بناتا ہے۔ یہ ان کے لئے ہے جو یقین رکھتے ہیں بغیر کسی فرق کے۔ ۲۳ کیوں کہ سب نے گناہ کیا ہے اور سبھی خُدا کے جلال کو نہیں پا سکتے۔ ۲۴ خُدا لوگوں کو راستباز بناتا ہے اپنی مہربانی سے یہ مفت آزادانہ تحفہ ہے۔ مسیح یسوع کے وسیلہ سے گناہوں سے چُھٹکارا دلا کر خُدا لوگوں کو راستباز بناتا ہے۔ ۲۵ خُدا نے یسوع کو دُنیا میں اس طریقہ سے دیا تا کہ ان کے ایمان کی وجہ سے گناہوں سے چھٹکارہ دلائے۔ اس نے یہ کام یسوع کے خون سے کیا خُدا نے یہ بتانے کے لئے کیا کہ وہ اسکے تمام اعمال میں راست باز ہے۔ ماضی میں وہ راست باز تھا جب اس نے لوگوں کو ان کے گناہوں کے لئے بغیر سزا اس کے صبر کی وجہ سے چھوڑدیا۔ ۲۶ بلکہ اُس وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہو، تا کہ وہ خُود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے۔ اس کو بھی راستباز بنائے گا۔

۲۷ اس طرح انسانی فخر کہاں رہا؟ وہ ختم ہو گیا۔ کیوں کہ کونسی شریعت سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں یہ ایمان کی شریعت سے۔ ۲۸ کیوں کہ یہ یقین ہے کہ جس سے آدمی راستباز ہو تا ہے اور شریعت کےاعمال کو نہیں مانتا۔ ۲۹ یا کیا خُدا صرف یہودیوں کا خدا نہیں ہے؟ کیا وہ غیر یہودیوں کا بھی خُدا نہیں ہے؟ ہاں وہ غیر یہودیوں کا بھی ہے۔ ۳۰ چونکہ خُدا ایک ہے وہ یہودیوں کو اُن کے ایمان کی وجہ سے راستباز بنائے گا۔ غیر یہودیوں کو بھی اُن کے ایمان ہی کے وسیلہ سے راستباز بنائے گا۔ ۳۱ لیکن کیا ہم شریعت کو ایمان پر عمل کرنے سے باطل کرتے ہیں؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ بلکہ شریعت کو اسکی ٹھیک جگہ دیتے ہیں۔

ابراہیم کی مثال

۴ تو پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں ہمارے اجداد ابراہیم؟ کے ایمان کے بارے میں کہ وہ کیا سیکھا ہے؟ ۲ اگر ابراہیم کو اس کے اعمال کے تحت راستباز ٹھہرایا جاتا ہے تو اس کے فخر کرنے کی بات تھی لیکن خُدا کے آگے وہ فخر نہیں کرسکتا۔ ۳ تحریر کیا کہتی ہے؟ ”ابراہیم نے خُدا پر ایمان لایا۔ اور خُدا نے اسکے ایمان کو قبول کیا۔ اور خُدا نے اسے راستباز بنایا۔“*

۴ کام کرنے والے کو مزدوری دینا تحفہ نہیں ہے لیکن وہ تو اسکی کمائی ہے۔ ۵ لیکن اگر کوئی شخص کام کرنے کے بجائے اس خُدا پر ایمان لاتا ہے جو گناہ گار کو راستباز بنا دیتا ہے تو اس کا ایمان اس کی راستبازی کا سبب بن گیا۔ ۶ ایسے ہی داؤد بھی اسے مبارک کہتا ہے جسے اعمال کے بغیر ہی خُدا راستباز ٹھہراتا ہے۔

۷ ”مبارک ہیں وہ جن کی بدکاریاں معاف ہوئے۔ اور جن کے گناہ
ڈھانکے گئے۔
۸ مبارک ہے وہ شخص جس کے گناہوں کو خُداوند محسوب نہ کرے
گا۔“

زبور ۳۲:۱-۲

۹ پس کیا یہ مبارک بادی صرف ان ہی کے لئے ہے جو مختون ہیں یا ان کے لئے بھی جو غیر مختون ہیں ہاں یہ ان پر بھی لاگو ہوتا ہے جو غیر مختون ہے ہم نے کہا، ”ابراہیم کا ایمان ہی اس کے لئے راستبازی گنا گیا۔“ ۱۰ تو ایسا کب ہوا؟ جب اس کا ختنہ ہو چکا تھا یا جب وہ نامختون تھا۔ نہیں ختنہ ہونے کے بعد نہیں بلکہ جب وہ نامختون تھا۔ ۱۱ اور اس نے ختنہ کا نشان پایا۔ اس کے ایمان کی وجہ سے اس کی راستبازی پر مہر لگا دی گئی جبکہ اس نے دکھایا کہ وہ ابھی تک نامختون ہے تا کہ وہ سب لوگوں کا باپ ٹھہرے جو باوجود نامختون ہونے کے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے ایمان بھی اُنکے لئے راستبازی میں گنے جائیں گے۔ ۱۲ اور وہ ان کا بھی باپ ہو جو مختون ہوئے ہیں ہمارے باپ ابراہیم ان کے باپ ہیں اگر وہ ختنہ پر انحصار نہ کریں بلکہ ہمارے باپ ابراہیم کے ایمان کی مثال کی پیروی کریں جو اسکا تھا جب کہ وہ ابھی تک غیر مختون تھا۔

ایمان ہی خُدا کے وعدہ کے حصول کا ایک راستہ ہے

۱۳ کیوں کہ یہ وعدہ کہ وہ دُنیا کا وارث ہو گا نہ ابراہیم سے اور نہ اس کی نسل سے نہ شریعت کے ذریعہ سے کیا گیا تھا بلکہ راستبازی کے ذریعہ سے جو ایمان کا نتیجہ ہے۔ ۱۴ کیوں کہ اگر شریعت والے ہی وارث ہوں تو ایمان کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ اور وعدہ بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ ۱۵ کیوں کہ شریعت خُدا کا غضب لاتی ہے جہاں شریعت نہیں وہاں عدول وحکمی بھی نہیں۔

۱۶ اسی لئے خُدا کا وعدہ ایمان کا پھل ہے اور وہ وعدہ ابراہیم کی تمام نسلوں کے لئے مفت تحفہ کی مانند ہے یہ تحفہ نہ صرف ان کے لئے جو شریعت کو مانتے ہیں بلکہ ان سب کے لئے جو ابراہیم کی مانند ایمان رکھتے ہیں جو ہم سب کا باپ ہے۔ ۱۷ تحریروں میں لکھا ہے کہ ”میں نے تجھے کئی قوموں کا باپ بنایا“* خُدا کی نظر میں وہ سچّ ہے ابراہیم خُدا پر ایمان لایا۔ جو مرے ہوئے لوگوں کو زندگی دیتا ہے اور جو چیزیں وجود میں

ابراہیم … بنایا پیدائش ۱۵:۶

میں … بنایا پیدائش ۱۷:۵

نہیں ہیں ان کو اسی طرح بلا لیتا ہے گو یا وہ ہیں۔ ۱۸ وہ نا امیدی کی حالت میں امید کے ساتھ ایمان لایا چُنانچہ ابراہیم بہت سی قوموں کا باپ ہوا جیسا کہ کہا گیا ”تمہاری نسل بے شمار ہوگی“* ۱۹ اور وہ تقریباً سو برس کا تھا۔ وہ باوجود اپنے مردہ جسم کے اور سارہ کے بانجھ پن کے لحاظ کے باوجود اس نے اپنے ایمان کو کمزور نہ کیا۔ ۲۰ خُدا کے وعدے کا منتظر رہا اپنے ایمان کو کھویا نہیں اتنا ہی نہیں ایمان کو اور مضبوط کرتے ہوئے خُدا کی تمجید کی۔ ۲۱ اسے پورا یقین تھا کہ خُدا نے اسے جو وعدہ دیا ہے اسے پورا کرنے پر بھی وہ قادر ہے۔ ۲۲ اسی سبب سے ”خُدا نے اس کے ایمان کو اور اس کے لئے راست باز بنایا۔“ ۲۳ وہ الفاظ ”اس کے لئے راستبازی میں گِنا گیا“* نہ صرف اس کے لئے لکھی گئی ہے بلکہ ہمارے لئے بھی ہے۔ ۲۴ ہمارا ”ایمان گنا جائے گا“ ہمارے لئے جو اس میں ایمان رکھتے ہیں جو اس نے ہمارے خُداوند یسوع کو مردوں میں سے جِلایا۔ ۲۵ یسوع کو ہمارے گناہوں کے لئے کو موت کے حوالہ کر دیا گیا۔ اور ہمیں راستباز بنانے کے لئے مرنے کے بعد جِلایا گیا۔

خُدا سے راستباز ہونے کے لئے

۵ کیوں کہ ہم اپنے ایمان کے سبب خُدا کے لئے راستباز ہو گئے ہیں۔ خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کی طرف سے ہمیں سلامتی ہے۔ ۲ کیوں کہ جس کے وسیلہ سے ایمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی ہوئی جس پر قائم ہیں اور خُدا کے جلال کی امید پر فخر کریں گے۔ ۳ صرف یہی نہیں کہ ہم اپنی مصیبتوں میں خُوش رہیں گے کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔ ۴ اور صبر سے پختگی اور پختگی سے اُمید پیدا ہوتی ہے۔ ۵ اور امید ہمیں نا امید نہیں ہونے دیتی کیوں کہ مقدس روح جو ہم کو بخشا گیا ہے اس کے وسیلہ سے خُدا کی محبّت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔

۶ کیوں کہ جب ہم ابھی کمزور تھے تو صحیح وقت پر مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان تک دے دی۔ اُن کے لئے جو خُدا کے خلاف تھے۔ ۷ اب دیکھو کسی راستباز انسان کے لئے بھی مشکل ہی سے کوئی اپنی جان دے گا۔ کسی اچّھے آدمی کے لئے شاید کو ئی اپنی جان تک دے دینے کی جراءت کرے۔ ۸ لیکن خُدا اپنی محبّت ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے جب کہ ہم بھی گناہ گار ہی تھے۔ مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان دی۔

۹ کیوں کہ اب جب ہم اس کے خون کے باعث راستباز ہو گئے ہیں تو اب اس کے وسیلہ سے خُدا کے غضب سے یقینی طور پر بچیں گے۔ ۱۰ کیوں کہ جب ہم خُدا کے دشمن تھے اس نے اپنے بیٹے کی موت کے وسیلے سے خُدا سے ہمارا میل کرایا اب جبکہ ہمارا میل خُدا سے ہو چکا ہے تو اس کی زندگی سے ہمارا اور مزید اور تحفظ ہو گا۔ ۱۱ صرف یہی نہیں ہے ہم اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے اب ہمارا خُدا کے ساتھ میل ہو گیا اسی لئے ہم خُدا پر اپنے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعے فخر کرسکتے ہیں۔

آدم اور مسیح

۱۲ جس طرح ایک آدمی کے سبب گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ سے موت آئی اور یہ موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سبھی نے گناہ کئے تھے۔ ۱۳ اب دیکھو شریعت کے آنے سے پہلے دُنیا میں گناہ تھا لیکن جب تک کوئی شریعت نہیں آتی کسی کا بھی گناہ نہیں گنا گیا۔ ۱۴ لیکن آدم سے لے کر موسیٰ تک موت ہر ایک پر حکومت کرتی رہی۔ موت ان پر بھی ویسے ہی حاوی رہی جنہوں نے آدم کی مانند گناہ نہیں کئے تھے۔

آدم بھی اسی کی طرح تھا جو آئندہ آنے والا تھا۔ ۱۵ لیکن خُدا کی نعمت آدم کے گناہ جیسی نہیں تھی کیوں کہ اگر اس ایک شخص کے گناہ کے سبب سبھی لوگوں کی موت ہوئی تو اس ایک شخص یسوع مسیح کے فضل کے وسیلے سے۔ خُدا کی مہربانی اور اس کی بخشش تو سبھی لوگوں کی بھلائی کے لئے افراط سے نازل ہوئی۔ ۱۶ اور یہ بخشش کا ویسا حال نہیں جیسا آدم کے گناہ کرنے کا ہُوا آدم سے ایک بار گناہ سرزد ہونے کے بعد منصف کے مطابق سزا ملی۔ لیکن فضل سے بہت سے گناہ کرنے کے بعد لوگوں کو راستباز ٹھہرانے کا حکم آیا۔ ۱۷ کیوں کہ ایک شخص کے گناہ کے سبب موت سب لوگوں پر حاوی ہو گئی تو کُچھ لوگ خُدا کا بے انتہا فضل اور بخشش حاصل کرتے ہیں جو انہیں راستباز بناتے ہیں۔ وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے وہ لوگ ضرور حقیقی زندگی حاصل کریں گے اور حکومت کریں گے۔

۱۸ غرض جیسے ایک گناہ کے سبب سبھی لوگوں کو سزا ملی۔ ویسے ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جو راستباز ٹھہر کر سچّی زندگی پائی۔ ۱۹ لیکن اس ایک شخص کی نافرمانی کے سبب سب لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی اس ایک شخص کی فرماں برداری کے سبب سبھی لوگ راستباز بنا دیئے جائیں گے۔ ۲۰ شریعت کے وجود میں آنے کی وجہ سے گناہ بڑھ جائیں گے۔ جہاں گناہ بڑھے وہاں خُدا کا فضل اس سے زیادہ ہوا۔ ۲۱ جس طرح گناہ کی وجہ سے موت نے بادشاہی کی، اُس طرح فضل بھی ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابدی زندگی کے لئے راستبازی کے ذریعہ سے بادشاہی کرے۔

تمہاری … ہوگی پیدائش ۱۵:۵

اس کے … گیا پیدائش ۱۵:۶

گناہ کے لئے موت لیکن مسیح میں زندگی

۶ پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ ہی لگاتار کرتے رہیں تاکہ خُدا کی نہ مہربانی بڑھتی رہے؟ ۲ ہر گز نہیں۔ ہم گناہ کے لئے مر چکے ہیں کیونکہ ہم گناہوں میں آئندہ کی زندگی کیسے گذاریں؟ ۳ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے یسوع مسیح میں شامل ہونے کے لئے بپتسمہ لیا ہے تو اس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا ہے۔ ۴ جب ہم نے بپتسمہ لیا تو ہم بھی اس کے ساتھ اسکی موت میں شریک ہوئے اس کے ساتھ دفن بھی کر دیئے گئے تاکہ مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مرے ہوؤں میں سے جِلادیا گیا تھا ویسے ہی ہم بھی اسی طرح ایک نئی ہی زندگی پائیں گے۔

۵ کیوں کہ ہم اس کی موت کی مشابہت سے اسکے ساتھ وابستہ ہوگئے۔ اس سے اس کے جی اُٹھنے کی مشابہت میں بھی اس کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ ۶ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پرانی انسانی فطرت مسیح کے ساتھ اسلئے مصلوب کی گئی کہ ہمارے گناہ کا بدن تباہ ہو جائے سبب یہ ہے کہ ہم آگے کے لئے گناہ کے غلام نہ بنے رہیں۔ ۷ کیوں کہ جو مر گیا وہ گناہ کے بندھن سے آزاد ہو گیا۔

۸ اور جیسا کہ ہم مسیح کے ساتھ مر گئے تو ہمیں یقین ہے کہ ہم اسی کے ساتھ جئیں گے بھی۔ ۹ ہم جانتے ہیں کہ مسیح جسے مرے ہوؤں میں سے زندہ کیا تھا پھر نہیں مرے گا۔ اس پر موت کا اختیار کبھی نہیں ہو گا۔ ۱۰ گناہ کو شکست دینے کے لئے ایک ہی بار مرا ہے لیکن جو زندگی وہ اب جی رہا ہے وہ زندگی خُدا ہی کی ہے۔ ۱۱ اسی طرح تم اپنے لئے بھی سوچو تم گناہ پر مر چکے ہو لیکن خُدا کے لئے یسوع مسیح میں زندہ ہو۔

۱۲ پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے اس لئے تم اس گناہ کی خواہشوں پر نہ چلو۔ ۱۳ اپنے بدن کے حصّہ کو گناہ کی خدمت کے لئے حوالہ نہ کرو تمہارے جسم بُرائیاں کرنے کے لئے اوزار نہ بنے اُسکی بجائے مرے ہوُؤں میں سے اب زندرہنے والوں کی مانند خُدا کی خدمت کے لئے حوالے کردو۔ اور اپنے بدن کے حصّے کو صحیح کام کے اوزار ہونے کے لئے خُدا کی خدمت کے لئے حوالے کردو۔ ۱۴ اس لئے کہ تم پر گناہ کا اختیار نہ ہوچوں کہ تم شریعت کے تابع نہیں ہو بلکہ خُدا کے فضل کے سہارے جی رہے ہو۔

راستبازی کے غلام

۱۵ تب ہم کیا کریں؟ کیا ہم گناہ کریں کیوں کہ ہم شریعت کے تابع نہیں بلکہ فضل کے تابع ہیں؟ ہر گز نہیں۔ ۱۶ کیا تم نہیں جانتے کہ تم جس کی فرماں برداری کے لئے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالہ کردیتے ہو تب تم اسی شخص کے غلام ہو۔ وہ تمہارا مالک ہے خواہ تم خُدا کو یا گناہ کو اپنا مالک مانتے ہو۔ گناہ کی فرماں برداری روحانی موت اس کا نتیجہ ہے جس طرح خُدا کی فرماں برداری کا انجام راستبازی ہے۔ ۱۷ گذرے زمانے میں تم گناہ کے غلام تھے مگر خُدا کا شکر ہے کہ تم اپنے پورے دل سے طریقہ علم جو تمہیں سکھا یا گیا اس کے فرماں بردار بنو۔ ۱۸ تمہیں گناہ سے نجات مل گئی اور تم راستبازی کے غلام بن گئے ہو۔ ۱۹ (میں وہ زبان کو استعمال کر رہا ہوں جسے سبھی لوگ سمجھ سکیں لیکن اسے سمجھنا تم لوگوں کے لئے مشکل ہے) گذرے ہوئے زمانے میں تم نے اپنے بدن کے حصّہ کو بدکاری کرنے کے لئے ناپاکی اور غلامی کی خدمت کے تابع کر دیا تھا اور تم صرف بدی کیلئے جی رہے تھے۔ تم لوگ ٹھیک ویسے ہی اپنے بدن کے حصّہ کو پاک ہونے کے لئے راستبازی کی غلامی کی خدمت کے لئے حوالے کردو تب تم صرف خُدا کے لئے جی سکوگے۔

۲۰ کیوں کہ جب تم گناہ کے غلام تھے تو راستبازی کی زندگی آزاد تھے۔ ۲۱ اور دیکھو اس وقت تمہیں کیسا پھل ملا پر ان باتوں سے آج تم شرمندہ ہو۔ کیوں کہ ان کا انجام موت ہے۔ ۲۲ اب تم گناہ سے آزاد ہو اور خُدا کے غلام ہوئے ہو جس کا نتیجہ صرف خُدا کے لئے زندگی جو آخر کار یہ ہمیشہ کی زندگی تک پہنچائے گی۔ ۲۳ کیوں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔

شادی کی مثال

۷ اے بھائیو اور بہنو! کیا تم نہیں جانتے (میں ان لوگوں سے کہہ رہا ہوں جو شریعت کو جانتے ہیں) کہ جب تک آدمی جیتا ہے اسی وقت تک شریعت اس پر اختیار رکھتی ہے۔ ۲ مثال کے طور پر ایک شادی شدہ عورت شریعت کے مطابق اپنے شوہر کی زندگی رہنے تک ہی پابند رہتی ہے لیکن جب اس کا شوہر مرجاتا ہے تو وہ بیاہتا کی پابندی سے آزاد ہو جاتی ہے۔ ۳ شوہر کی زندگی میں اگر کسی دُوسرے شخص سے رشتہ رکھے تو وہ زانیہ ہے۔ لیکن اس اسکا شوہر مرا ہے تو بیاہتا کی شریعت اس پر لاگو نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر وہ دوسرے مرد کی ہو بھی جائے تو زانیہ نہ ٹھہریگی۔

۴ پس اے میرے بھائیو اور بہنو! تم بھی مسیح کے بدن کے وسیلہ سے شریعت کے اعتبار سے مرچکے ہو اسی لئے اب تم بھی کسی دُوسرے کے ہو جاؤ جو مُردوں میں سے جلا یا گیا تاکہ ہم خُدا کے لئے کھیتی پیدا کر سکیں۔ ۵ جب ہم گنہگار فطرت کے مطابق جی رہے ہیں اس سے گناہ کے جذبہ کی خواہش جو شریعت کے باعث آئی تھی وہ ہمارے جسموں پر حاوی تھا۔ تاکہ ہم عمل کی ایسی کھیتی کریں جس کا خاتمہ صرف روحانی موت میں ہو۔ ۶ لیکن اب ہمیں شریعت سے آزاد کر دیا گیا ہے کیوں کہ جس

شریعت کہ تحت ہم کو قید میں ڈالا گیا۔ ہم اس کے لئے مر چکے ہیں، اور اب خُدا کی خدمت رُوح کے نئے طور پر بلکہ نہ کہ لکھے لفظوں کے پرانے طور پر کرتے ہیں۔

گناہ کے خلاف لڑائی

۷ پس ہم کیا کہیں؟ کیا ہم کہیں کہ وہ شریعت گناہ ہے؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ حقیقت میں اگر شریعت نہ ہوتی تو میں پہچان ہی نہیں پاتا کہ گناہ کیا ہے؟ مثلاً اگر شریعت نہ کہتی کہ ”تو خواہش نہ کر کہ وہ تیرا نہیں ہے“* تو میں نہ جانتا کہ خواہش کا کرنا غلطی ہے۔ ۸ مگر گناہ نے موقع پا کر اس حکم کے ذریعہ سے مجھ میں ہر طرح کی غلط خواہشات پیدا کر دیا۔ کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مر دہ ہے۔ ۹ ایک زمانے میں شریعت کے بغیر میں زندہ تھا۔ مگر جب شریعت آئی تب گناہ زندگی میں ابھر آیا۔ ۱۰ اور میں مر گیا وہی شریعت جو زندگی کا حکم دینے کے لئے تھی۔ میرے لئے موت لے آئی۔ ۱۱ کیوں کہ گناہ نے موقع پا کر اس حکم کے ذریعہ سے مجھے بہکا یا اور اسی کے ذریعہ سے مجھے بھی مار ڈالا۔

۱۲ پس شریعت مقدس ہے اور اس کا حکم بھی مقدس اور راست باز اور اچھا ہے۔ ۱۳ تب پھر کیا اسکا مطلب یہ ہے کہ جو اچھا ہے وہی میری موت کا سب بنا؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ گناہ اُس اچھائی کے وسیلہ سے میرے لئے موت کا اس لئے سبب بنا کہ گناہ کو پہچانا جاسکے اور حکم کے ذریعہ سے گناہ حدّ سے زِیادہ مکروہ معلوم ہو۔

انسان کی اندرونی کشمکش

۱۴ کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت تو روحانی ہے لیکن میں روحانی نہیں ہوں۔ مگر میں گناہ کے لئے غُلام بن کر بِکا ہوا ہوں۔ ۱۵ میں نہیں جانتا کہ میں کیا کر رہا ہوں کیوں کہ میں جو کرنا چاہتا ہوں نہیں کرتا۔ بلکہ جس سے مجھے نفرت ہے اور وہی کرتا ہوں۔ ۱۶ اور اگرچہ میں وہی کرتا ہوں جو میں نہیں کرنا چاہتا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں قبول کرتا ہوں شریعت خوب ہے۔ ۱۷ لیکن اصل میں وہ میں نہیں ہوں جو یہ سب کُچھ کر رہا ہوں یہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔ ۱۸ ہاں میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں۔ حالانکہ مجھے نیک کام کرنے کی خواہش تو ہے۔ نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے۔ ۱۹ کیوں کہ جو اچھے کام کرنا پسند کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا۔ مگر جس بُرے کام کا ارادہ نہیں کرتا اسے کر لیتا ہوں۔ ۲۰ اور اگر میں وہی کام کرتاہوں جنہیں نہیں کرنا چاہتا تو اس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں رہتا ہے۔

۲۱ غرض مجھ میں ایسی شریعت پاتا ہوں کہ جب نیکی کا ارادہ کرتا ہوں تو بدی میرے پاس رہتی ہے۔ ۲۲ کیوں کہ باطنی انسانیت کی رو سے میں خُدا کی شریعت میں خُوش ہوں۔ ۲۳ لیکن میں اپنے جسم میں ایک دُوسری ہی شریعت کو کام کرتے دیکھتا ہوں جو میری عقل کی شریعت سے لڑکر مجھے اس گناہ کی شریعت کی قید میں لے آتی ہے جو میرے بدن میں ہے۔ ۲۴ میں ایک کم بخت انسان ہوں مجھے اس بدن سے جو موت کا نوالہ ہے نجات کون دلائے گا۔ ۲۵ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے میں خُدا کا شکر کرتا ہوں۔

غرض میں خود ہی خُدا کی شریعت کی خدمت اپنی عقل سے کرتا ہوں۔
لیکن انسانی فطرت میں گناہ کی شریعت کی خدمت کرتا ہوں۔

روح میں زندگی

۸ پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں۔ ۲ کیوں کہ روح کی شریعت نے جو مسیح یسوع میں زندگی دیتی ہے تجھے گناہ کی شریعت سے جو موت کی جانب لے جاتی ہے آزاد کر دیا۔ ۳ وہ شریعت کمزور تھی انسان غیر روحانی انسانی فطرت کے سبب کامیاب نہ ہو۔ اسلئے خُدا نے اس کے بیٹے کو ہمارے ہی جیسے انسانی بدن میں بھیجا جس سے ہم گناہ کرتے ہیں اور اس کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حُکم دیا۔ ۴ خُدا یہ اس لئے کیا تا کہ شریعت کو راستبازی کو درکار ہم میں پوری ہوں جو ہماری گناہوں کی فطرت کی خواہش میں زندہ نہیں رہتا۔ بلکہ رُوح کے مُطابق جیتے ہیں۔

۵ کیوں کہ جو انسانوں کی فطرت کے خواہش کے مطابق زندہ ہیں ان کے خیالات گناہ کے مادے کے مطابق رکھتے ہیں لیکن جو روحانی کے مطابق زندہ ہیں ان کے خیالات روح کے خیالات کی طرح رہتے ہیں۔ ۶ جو خیالات ہماری انسانی فطرت کے تابع ہیں اسکا نتیجہ موت ہے۔ اور جو رُوح کے تابع ہیں اس کا نتیجہ زندگی اور سلامتی ہے۔ ۷ یہ کیوں سچّ ہے؟ اس لئے کہ خیال جو انسانی فطرت کے تابع ہے وہ خُدا کے خلاف ہے کیوں کہ یہ خُدا کی شریعت کے تابع نہیں رہتا۔ اور اصل میں اہمیت نہیں رکھتا۔ ۸ اور وہ جو فطری گناہوں کی تابع زندہ ہیں وہ خُدا کو خُوش نہیں کر سکتے۔

۹ لیکن تم گناہوں کی فطرت میں حکمران نہیں ہو۔ لیکن روحانی ہو۔ بشرطیکہ خُدا کی روح تم میں بسی ہوئی ہو۔ لیکن اگر کسی میں مسیح کی روح نہیں ہے تو وہ مسیح کا نہیں ہے۔ ۱۰ تمہارا بدن گناہ کے سبب مردہ ہے اگر مسیح تم میں ہے۔ رُوح تمہیں زندگی دیتی ہے کیوں کہ تم راست باز بنو۔ ۱۱ اور اگر وہ خُدا کی رُوح جس نے یسوع کو مرے ہوئے میں سے جِلایا تھا تمہارے اندر رہتی ہے خُدا جس نے مسیح کو مرے ہوؤں میں سے جلا

تو نہیں ... ہے خروج ۲۰:۱۷

یا تھا تمہارے فانی جسموں کو اپنی روح سے جو تمہارے اندر بسی ہوئی ہے زندگی دے گی۔

۱۲ اسی لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہم قرض دار تو ہیں مگر ہمارے گنہگار فطرت کے نہیں تا کہ ہم گناہوں کی فطرت کی خواہش کے مطابق زندگی گذاردیں **۱۳** کیوں کہ اگر تم فطری گناہوں کی خواہش کے مطابق زندگی گذاروگے تو روحانی موت مروگے۔ لیکن اگر تم روح کے وسیلہ سے فطری گناہوں کی خواہش بُرے کاموں کو کرنا چھوڑ دوگے تم جیتے رہوگے۔

۱۴ جو خُدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بچّے ہیں۔ **۱۵** کیوں کہ وہ روح جو تمہیں ملی ہے تمہیں غلام نہیں بناتی۔ جس سے ڈر پیدا نہیں ہوتا۔ جو روح تم نے پائی ہے تمہیں خُدا کے چنے ہوئے اولاد بناتی ہے اس روح کے ذریعہ ہم پکار اُٹھتے ہیں "ابّا اے باپ!" **۱۶** روح خُود ہماری روح کے ساتھ مل کر حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ ہم خُدا کے بچّے ہیں۔ **۱۷** اور چوں کہ ہم اس کے بچّے ہیں تو وارث بھی ہیں۔ یعنی خُدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ درد سہیں اور اس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔

ہمیں جلال ملے گا

۱۸ کیوں کہ میں سمجھتا ہوں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں کہ اس آنے والے جلال کے تقابل میں ہو جو ہم پر نازل ہونے والی ہے۔ **۱۹** کیوں کہ مخلوقات کمال آرزو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ **۲۰** خُدا کی بنائی ہوئی تمام اشیا اس طرح بطالت کے تابع ہونگی اپنی مرضی سے نہیں لیکن خُدا نے فیصلہ اس امید پر کرلیا کہ وہ اسکے حوالے کردے۔ **۲۱-۲۲** اسلئے ہم جانتے ہیں کہ تمام مخلوقات اب تک دردِزہ اسی طرح تڑپتی کراہتی ہیں اسلئے کہ تمام مخلوقات اپنی فانی غلامی سے چھٹکارہ پا کر خُدا کے بچوں کے جلال کی آزادی میں شامل ہوں گے۔ **۲۳** اور نہ صرف وہی بلکہ ہم میں جنہیں روح کا پہلا پھل ملا ہے ہم اپنے اندر کراہتے رہے ہیں۔ ہمیں اس کے بچّے ہونے کے لئے مکمل طور سے انتظار ہے جب کہ ہمارا بدن چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے انتظار کررہا ہے۔ **۲۴** ہمیں نجات ملی ہے۔ اسی سے ہمارے دل میں امید ہے لیکن جب ہم جس کی امید کرتے ہیں اسے دیکھ لیتے ہیں تو وہ حقیقی امید نہیں رہتی۔ لوگوں کے پاس جو چیز ہے اس کی امید کون کر سکتا ہے۔ **۲۵** لیکن اگر ہم جسے دیکھ نہیں رہے اس کی امید کرتے ہیں تو صبرو تحمل کے ساتھ اسکی راہ کو دیکھتے ہیں۔

۲۶ ایسے ہی رُوح ہماری کمزوری میں مدد کرنے آتی ہے کیوں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کس طرح سے دُعا کریں۔ مگر روح خود آہیں بھر کر چلاّ کر خُدا سے ہماری شفاعت کراتی ہے جن کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ **۲۷** لیکن وہ جو دلوں کو پرکھنے والا روح کے دماغ کو جانتا ہے کہ روح کی کیا نیّت ہے۔ کیوں کہ خُدا کی مرضی سے ہی وہ خُدا کے لوگوں کی شفاعت کرتا ہے۔

۲۸ ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبّت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لئے جو خُدا کے مقصد کے مطابق بلائے گئے۔ **۲۹** خُدا نے اس دُنیا کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اُن لوگوں کو مقرر کیا۔ اور اپنے بیٹے کی ہمشکل میں رہنے کے لئے طے کیا۔ تا کہ سب بھائیوں اور بہنوں میں وہ پہلا ہونا چاہئے۔ **۳۰** اور جن کو اس نے پہلے سے مُقرر کیا ان کو بلایا بھی اور جن کو بلایا ان کو راستباز ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو جلال بھی بخشا۔

یسوع مسیح میں خُدا کی محبّت

۳۱ اس کے بارے میں ہم کیا کہیں ؟ اگر خُدا ہمارے حق میں ہے تو ہمارے خلاف کون ہو سکتا ہے ؟ **۳۲** اس نے جو اپنے بیٹے تک کو بچا کر نہیں رکھا بلکہ اسے ہم سب کے لئے مرنے کو چھوڑ دیا۔ وہ بھلا ہمیں اس کے ساتھ اور سب کُچھ کیوں نہیں دے گا؟ **۳۳** خُدا کے برگزیدوں پر ایسا کون ہے جو الزام لگائے گا؟ وہ خدا ہی ہے جو اُنہیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ **۳۴** ایسا کون ہے انہیں قصوروار ٹھہرائے گا؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا مردوں میں سے جی اٹھا۔ جو خُدا کے داہنی طرف بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ **۳۵** کیا ہے جو ہمیں مسیح کی محبت سے الگ کرے گا ؟ مصیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ **۳۶** جیسا کہ لکھا ہے کہ:

"تیرے لئے ہر دن ہمیں موت کے حوالے کیا جاتا ہے ہم کو ذبح ہونے والی بھیڑ جیسے سمجھا جاتا ہے۔"

زبور ۴۴:۲۲

۳۷ خُدا کے وسیلہ سے جو ہم سے محبّت کرتا ہے۔ ان سب باتوں میں ہم ایک جلالی فتح پا رہے ہیں۔ **۳۸** کیوں کہ مجھ کو پکّا یقین ہے کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے اس سے ہم کو کوئی بھی چیز جدا نہ کرسکے گی، نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے نہ بدروحیں، نہ حال کی اور نہ مستقبل کی چیزیں ، نہ قوّت، **۳۹** نہ بلندی، نہ پستی اور نہ پوری کائنات کی کوئی بھی چیز۔

خُدا اور یہودی لوگ

۹ میں مسیح میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں کہتا اور میرا ضمیر مقدّس روح کی مدد سے ہی میرا گواہ ٹھہرے گا۔ **۲** میں بہت غمگین ہوں اور میرے دل میں دُکھ درد برابر رہتا ہے۔ **۳** کاش میں چاہ سکتا کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں جو میرے دُنیاوی رشتہ داروں کی خاطر میں بددعاء اپنے اُوپر لے سکوں اور میں مسیح کی خاطر الگ ہو جاتا تو اچھا ہوتا۔ **۴** وہ لوگ جو اسرائیلی ہیں اور وہ جو خدا کے چنے ہوئے ہیں جو خُدا کا جلال حاصل کر چکے ہیں اور خُدا اُن کے ساتھ جو معاہدہ کرلیا ہے۔ جنہیں موسیٰ کی شریعت سچّی عبادت اور خُدا کے وعدے کئے گئے ہیں۔ **۵** اور وہ لوگ ہمارے آباءواجداد کے نسل ہیں اور وہ لوگ انسانی جسم کے طور سے مسیح انہی میں پیدا ہوا مسیح سب کے اوپر خدا ہے ابد تک اسکی تعریف کرو! آمین۔

۶ ایسا نہیں کہ خُدا نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے کیوں کہ جو اسرائیل کی اولاد ہیں وہ سب ہی سچّے اسرائیلی نہیں۔ **۷** اور نہ ابراہیم کی نسل ہونے کے سبب وہ سچ مچ ابراہیم کے فرزند ٹھہرے ہیں بلکہ جیسا خُدا نے کہا تیری نسل اسحاق کے وسیلہ سے کہلائے گی۔* **۸** یعنی جسمانی فرزند جو پیدا ہوئے خُدا کے سچّے فرزند نہیں بلکہ وعدے کے ذریعہ پیدا ہونےوالے ہی خُدا کے بچّے کہلائیں گے۔ **۹** کیوں کہ وعدہ کا قول یہ ہے، ”میں اس وقت کے مطابق آؤں گا اور سارہ کو بیٹا ہو گا۔“*

۱۰ اور صرف یہی نہیں بلکہ رابقہ کو بھی ایک شخص سے اولاد ہو گی ہمارے بزرگ اسحاق ہیں۔ **۱۱-۱۲** اس سے پہلے تو دو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ انہوں نے نیکی یا بدی کرنے سے پہلے رابقہ سے کہا گیا کہ ”بڑا لڑکا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔“* خُدا کہتا ہے کہ پس اسکا منصوبہ رہے گا یہ معلوم کرانے کے لئے اور اُسکا انتخاب بھی اسکے منصوبہ پر موقوف رہے گا۔ اُن بیٹوں کے کاموں سے نہیں۔ **۱۳** جیسا کہ تحریر کہتی ہے کہ ”میں نے یعقوب سے تو محبّت کی مگر یسوع سے نفرت۔“*

۱۴ پس ہم کیا کہیں؟ کیا خُدا کے ہاں بے انصافی ہے؟ **۱۵** ہر گز نہیں۔ کیوں کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ ”میں جس کسی پر بھی رحم کرنے کی سوچوں گا اس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اِس پر ترس کھاؤں گا۔“* **۱۶** پس یہ اخلاقی کوشش نہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر۔ **۱۷** کیوں کہ تحریر میں فرعون سے کہا گیا ہے ”میں نے تجھے اس واسطے کھڑا کیا تھا کہ میں اپنی قدرت تیرے ساتھ جو ہے ظاہر کروں اور میرا نام تمام روئے زمین پر مشہور ہو۔* **۱۸** پس خُدا جس پر رحم کرنا چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جس سے سختی کرنا چاہتا ہے سختی کر دیتا ہے۔

۱۹ پس تو مجھ سے کہے گا پھر ”وہ کیوں عیب لگاتا ہے؟ کون اس کے ارادہ کا مقابلہ کرتا ہے؟“ **۲۰** اے انسان بھلا تو کون ہے جو خُدا کو جواب دیتا ہے؟ کیا مٹی کا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ ”تو نے مجھے ایسا کیوں بنایا ہے؟“ **۲۱** کیا کمہار کو مٹّی پر اختیار نہیں کہ ایک ہی لونڈے میں سے چند برتن اہم کام کے لئے اور تھوڑے معمولی استعمال کے لئے بنائے۔

۲۲ خُدا اپنا غضب ظاہر کرنے اور اپنی قدرت آشکار کرنے کے ارادہ سے غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیار ہوئے تھے نہایت تحمّل سے پیش آیا۔ **۲۳** اور اس نے چاہا کہ اپنے عظیم جلال کی دولت رحم کے برتنوں سے آشکار کرے۔ جو اس نے جلال کو قبول کرنے کے لئے پہلے سے تیار کئے تھے۔ **۲۴** اور ہم وہی لوگ ہیں جو ہماری توسط سے جن کو اس نے نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیر یہودیوں میں سے ہم کو بلایا۔ **۲۵** چنانچہ تحریر کی طرح ہوسیع کی کتاب میں بھی خُدا یوں وضاحت کرتا ہے کہ

”جو لوگ میرے نہیں تھے انہیں میں اپنے لوگ کہوں گا اور وہ عورت جو پیاری نہیں تھی میں اسے میری پیاری کہوں گا۔“

ہوسیع ۲:۲۳

۲۶ ”اور اسی جگہ جہاں ان سے کہا گیا تھا کہ تم میرے لوگ نہیں ہو اسی جگہ وہ زندہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔“

ہوسیع ۱:۱۰

۲۷ یسعیاہ اسرائیل کے بارے میں پکار کر کہتا ہے کہ
”گو بنی اسرائیل کا شمار سمندر کی انگنت ریت کے برابر ہو بھی تو صرف ان میں سے تھوڑے ہی بچ پائیں گے۔“ **۲۸** جیسا کہ خُداوند زمین پر اپنے انصاف کو مکمل طور سے اور جلدی ہی پورا کرے گا۔“*

تیری ... کہلائے گی پیدائش ۲۱:۱۲
میں ... بیٹا ہو گا پیدائش ۱۸:۱۰، ۱۴
بڑا ... کرے گا پیدائش ۲۵:۲۳
میں ... نفرت ملاکی ۱:۲-۳

میں ... کھاؤں گا خروج ۳۳:۱۹
میں ... مشہور ہو خروج ۹:۱۶
گو ... کرے گا یسعیاہ ۱۰:۲۲-۲۳

۲۹ چنانچہ یسعیاہ نے پہلے بھی کہا ہے کہ

“اگر خداوند قادرِ مطلق ہماری کچھ نسل باقی نہ رکھتا تو ہم سدوم کی مانند اور عمورہ* کے برابر ہو جاتے۔”

۳۰ پس ہم کیا کہیں؟ آخر کار ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو غیر یہودی کی راستبازی پانے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ حقیقت میں راستبازی پالیتے ہیں ان کی راستبازی ایمان پر مبنی ہے۔ ۳۱ مگر اسرائیل کے لوگ راست باز ہونے کے لئے جو شریعت پر چلنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہُوئے۔ ۳۲ کس لئے؟ اس لئے کہ اُنہوں نے ایمان سے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اعمال سے اسکی تلاش کی۔ انہوں نے ٹھوکر کھانے کے پتھّر سے ٹھوکر کھائی۔ ۳۳ چنانچہ تحریر میں لکھا ہے کہ

“دیکھو! میں نے صیوّن میں ٹھوکر کھانے کا پتھر رکھا اور چٹان جس سے لوگ ٹھوکر کھا کر گرتے ہیں۔ اور جو چٹان پر ایمان لائے گا وہ نا امید نہ ہو گا۔”

یسعیاہ ۸:۱۴، ۲۸:۱۶

۱۰ اے بھائیو! میرے دل کی آرزو ہے اور میں خُدا سے ان سب یہودیوں کے لئے دُعا کرتا ہوں کہ وہ نجات پائیں۔ ۲ کیوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خُدا کے بارے میں جوش تو رکھتے ہیں لیکن ان کا جوش صحیح علم کے بغیر ہے۔ ۳ اس لئے کہ وہ خُدا کی جانب سے راستبازی سے ناواقف ہیں اور اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خُدا کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے۔ ۴ کیوں کہ مسیح نے شریعت کا اختتام کیا تا کہ ہر آدمی جو ایمان رکھتا ہے راستبازی حاصل کرنے کے لئے خُدا پر یقین رکھے۔

۵ راستبازی کے بارے میں موسیٰ نے لکّھا ہے کہ وہ شریعت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے “جو شریعت کے اصولوں پر چلے گا وہ ان کے وسیلہ سے رہے گا۔”* ۶ لیکن ایمان سے ملنے والی راستبازی کے سلسلہ میں تحریریں کہتی ہیں کہ “تو اپنے دل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان پر کون جائے گا؟” (یعنی مسیح کے اتار لانے کے لئے) ۷ عمیق یا گہراؤمیں کون اترے گا؟ (یعنی مسیح کو مُردوں میں سے اوپر لانے کے لئے)۔ ۸ تحریر کیا کہتی ہے؟ “کلام تیرے سامنے ہیں تیرے منہ اور تیرے دل میں ہیں۔”* یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم نے منادی کی ہے۔ ۹ کہ اگر تو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ “یسوع خُداوند ہے” اور تو اپنے دل میں یہ ایمان لائے کہ خُدا نے اسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ ۱۰ راستبازی کے لئے اس کے دل میں ایمان ہونا چاہئے اور اپنے منہ سے اس کے ایمان کو قبول کرنے سے وہ نجات پائے گا۔ ۱۱ کیوں کہ تحریر کہتی ہے کہ “ہر آدمی جو اس میں ایمان رکھتا ہے اسے کبھی مایوس ہونا نہیں پڑے گا۔”* ۱۲ یہ اسلئے ہے کہ یہودیوں اور غیر یہودیوں میں کوئی فرق نہیں کیوں کہ وہی سب کا خُداوند ہے اور اس کا فضل ان سب کے لئے افراط ہے جو اسکا نام لیتے ہیں۔ ۱۳ “کیوں کہ ہر کوئی خُداوند کا نام پُکارتا ہے نجات پائے گا۔”*

۱۴ مگر وہی جو اس میں ایمان نہیں رکھتے اس کا نام کیسے پکار سکتے ہیں؟ اور وہی جنہوں نے اس کے بارے میں سنا ہی نہیں اس پر ایمان کیسے لائیں گے؟ اور پھر بھلا جب تک کوئی منادی کرنے والا نہ ہو وہ کیسے سن سکیں گے؟ ۱۵ اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیوں کر کریں؟ جیسا کہ لکھا ہے “کیا ہی خُوشنما ہیں ان کے قدم جو خُوشخبری لاتے ہیں۔*

۱۶ لیکن بد قسمتی سے تمام لوگوں نے اس خُوش خبری کو قبول نہ کیا۔ چنانچہ یسعیاہ کہتا ہے کہ “اے خُداوند! ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟”* ۱۷ پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے۔

۱۸ لیکن میں پوچھتا ہوں، “کیا انہوں نے پیغام نہیں سنا؟” بے شک سنا ہے چنانچہ تحریر میں لکھا ہے:

ان کی آواز تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور ان کی (باتیں) الفاظ دُنیا کی انتہا تک پہنچیں۔

زبور ۱۹:۴

۱۹ لیکن میں پُوچھنا چاہتا ہوں “کیا اسرائیلی نہیں سمجھ سکتے؟” پہلے موسیٰ کہتا ہے کہ:

میں ان لوگوں کو جو قوم نہیں استعمال کرتے ہوئے تم لوگوں کے دل میں بدگمانی ڈالوں گا ایک نادان قوم سے تم کو غصّہ دلاؤں گا۔”

استثناء ۳۲:۲۱

سدوم عمورہ وہ شہر جہاں برے لوگ رہتے تھے۔ خدا نے بطور عذاب ان کے شہروں کو فنا کر دیا۔

جو … رہے گا احبار ۱۸:۵

آیت ۶-۸ استثناء ۳۰:۱۲-۱۴

ہر آدمی … پڑے گا یسعیا ه۲۸:۱۶

ہر کوئی … پالے گا یوایل ۲:۳۲

کیا ہی … لاتے ہیں یسعیاہ ۵۲:۷

اے خدا … کیا ہے یسعیاہ ۵۳:۱

۲۰ پھر یسعیاہ بڑا دلیر ہو کر یہ کہتا ہے کہ

”مجھے ان لوگوں نے پا لیا جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا۔ میں خود ان کے لئے ظاہر ہو گیا جنہوں نے مجھے نہیں پوچھا۔“

یسعیاہ ۶۵:۱

۲۱ لیکن خُدا اسرائیلوں کے بارے میں کہتا ہے ”میں دن بھر ایک نافرمان اور حجّتی امّت کی لئے انتظار کرتا رہا۔“*

خُدا اپنے بندوں کو نہیں بُھلا

۱۱ پس میں پوچھتا ہوں، ”کیا خُدا نے اپنے ہی لوگوں کو رد کر دیا؟ نہیں! ہر گز نہیں۔ کیوں کہ میں بھی ایک اسرائیلی، ہوں، ابراہیم کی نسل اور بنیمین کے قبیلہ میں سے ہوں۔ **۲** خُدا نے اُس کے لوگوں کو رد نہیں کیا جنہیں اس نے پہلے ہی سے چنا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تحریریں ایلیاہ کے ذکر میں کیا کہتی ہیں؟ جب ایلیاہ خُدا سے اسرائیلی کے لوگوں کے خلاف فریاد کر رہا تھا؟ **۳** ”اے خُداوند! انہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا صرف ایک ہی نبی میں بچا ہوں اور وہ مجھے بھی قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔“* **۴** مگر تب خُدا نے اُسے اس طرح جواب دیا تھا، ”میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل* کی عبادت نہیں کی۔“* **۵** پس ویسے ہی آج کل بھی کُچھ ایسے لوگ بچّے ہیں جو خُدا کے فضل سے برگزیدہ بنے ہیں۔ **۶** اور اگر یہ خُدا کے فضل کا نتیجہ ہے تو لوگ جو عمل کرتے ہیں یہ ان اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ ورنہ خُدا کا فضل، فضل ہی نہ رہا۔

۷ پس نتیجہ کیا ہوا؟ اسرائیل کے لوگ جس چیز کی تلاش کر رہے تھے وہ اسے نہیں پا سکے مگر برگزیدوں کو اُس کو پانے میں کامیابی ہوئی۔ جبکہ باقی سب لوگوں کو سخت کر دیا گیا۔ اور وہ اسے پا نہ سکے۔ **۸** جیسا لکھا ہے کہ:

”خُدا نے انہیں ایک سست روح دی“

یسعیاہ ۲۹:۱۰

”ایسی آنکھیں دیں جو دیکھ نہیں سکتی تھیں، اور ایسے کان دیئے جو سن نہیں سکتے تھے اور یہی حالت ٹھیک آج تک بنی ہوئی ہے۔“

استثناء ۲۹:۴

۹ داؤد کہتا ہے کہ:

”ان کا دسترخوان ان کے لئے جال گرنے اور سزا کا باعث بن جائے۔

۱۰ ان کی آنکھیں دھندلی ہو جائیں تا کہ وہ دیکھ نہ سکیں اور ان کی پیٹھ ہمیشہ جھکائے رکھے۔“

زبور ۶۹:۲۲-۲۳

۱۱ پس میں پوچھتا ہوں کہ کیا اُنہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ وہ گر کر نیست ہو جائیں؟ نہیں۔ ہر گز نہیں! بلکہ ان کی غلطیوں سے غیر یہودی لوگوں کو نجات ملی تا کہ یہودیوں کو غیرت ہو۔ **۱۲** پس اسطرح اگر ان کی غلطیاں دُنیا کے لئے باعث برکت اور ان کے بھٹکنے سے غیر یہودیوں کے لئے باعث برکت ہوا تب خُدا کی خواہش کے مُطابق یہودیوں کا بھر پور ہونا ہی دُنیا کو بھر پور برکت کا باعث ہو گا۔

۱۳ اب میں تم لوگوں سے کہہ رہا ہوں جو یہودی نہیں ہو۔ کیوں کہ میں خصوصی طور پر غیر یہودیوں کا رسُول ہوں۔ جہاں تک ہو سکے میں اپنی خدمت کروں گا۔ **۱۴** اس امید پر کہ اپنے لوگوں میں بھی غیرت دلا کر ان سے بعض کو نجات دلاؤں۔ **۱۵** کیوں کہ اگر خُدا کے وسیلے سے ان کو خارج کر دیئے جانے سے دُنیا میں خُدا کے ساتھ میل ملاپ پیدا ہوتا ہے تو پھر ان کا خُدا کے پاس مقبول ہونا یقیناً مردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہو گا۔

۱۶ اگر روٹی کا نذرانہ خُدا کی نظر میں مقدّس ہے تب تو روٹی بھی مقدس ہے؟ اگر پیڑ کی جڑ مقدس ہے تو اسکی شاخیں بھی مقدس ہو گی۔

۱۷ کُچھ شاخیں کاٹ کر پھینک دی گئیں اور تو جنگلی زیتون کی ٹہنی ہے جس پر پیوند چڑھا دیا گیا ہے تب تم آپس میں زیتون کی روغن دار جڑ میں حصّہ دار ہو گے۔ **۱۸** تب تم ان ٹہنیوں کے آگے جو توڑ کر پھینک دی گئیں فخر نہ کر۔ اور اگر تُو فخر کرتا ہے تو یاد رکھ کہ تو نہیں، جو جڑ کو سہارا دیا ہے بلکہ جڑ تجھ کو سنبھالتی ہے۔ **۱۹** اب تو کہے گا ہاں، ”یہ شاخیں اس لئے توڑ دی گئی کہ میرا اس پر پیوند چڑھے۔“ **۲۰** یہ سچّ ہے کہ اور تو بے ایمانی کے سبب سے توڑ دی گئی اور تو تیرے ایمان کے سبب سے اسی جگہ پر قائم ہے اسلے اس پر مغرور نہ ہو بلکہ تو خوف کر۔

۲۱ اگر خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا تو وہ تجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔

۲۲ اس لئے تو خُدا کی مہربانی اور سختی پر توجّہ دے۔ اس کی یہ سختی ان کے لئے ہے جو گر گئے مگر خُدا کی مہربانی تیرے لئے ہے۔ بشرطیکہ تو اسکی مہربانی پر قائم رہے ورنہ پیڑ سے تجھے بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔ **۲۳** اور اگر وہ اپنی ایمان میں لوٹیں تو انہیں پھر دوبارہ پیوند کیا جائے گا۔ کیوں کہ خدا پھر انہیں پیوند کر کے بحال کرنے پر قادِر ہے۔ **۲۴** اس لئے

میں دن … کرتا ہے یسعیاہ ۶۵:۲

اے خُدا … رہے ہیں ۱ سلاطین ۱۹:۱۰-۱۴

بعل گُمراہ خُدا کا نام

میں … عبادت نہیں کی ۱ سلاطین ۱۹:۱۸

کہ جب تو زیتون کے اس درخت سے کٹ کر جس کی اصل جنگلی ہے اصل کے برخلاف کاشت کئے ہوئے زیتون میں پیوند ہو گیا تو وہ جو اصل ڈالیاں ہیں اپنے زیتون میں آسانی سے پیوند ہو جائیں گی۔

۲۵ اے بھائیو اور بہنو! میں تمہیں اس پوشیدہ سچّ سے ناواقف رکھنا نہیں چاہتا (کہ تم اپنے آپ کو عقلمند سمجھنے لگو) اسرائیل کا کُچھ حصّہ ایسے ہی سخت کر دیئے جائیں گے جب تک کہ غیر یہودی خُدا کا حصّہ نہیں بن جاتے۔ **۲۶** اور اس طرح تمام اسرائیل نجات پائیں گے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ

”چھڑانے والا صیّون سے آئے گا۔ وہ یعقوب کے خاندان سے برائیاں دور کرے گا۔
۲۷ اور ان کے ساتھ میرا یہ عہد ہو گا جبکہ میں ان کے گناہوں کو دور کردوں گا۔“

یسعیاہ ۲۷:۹، ۵۹:۲۰-۲۱

۲۸ خُوش خبری کے اعتبار سے وہ تمہاری خاطر خُدا کے دشمن تھے مگر جہاں تک خُدا کی جانب سے ان کے منتخب ہونے کا تعلق ہے وہ ان کے باپ دادا کو دیئے گئے وعدوں کی وجہ سے خُدا کے پیارے ہیں۔ **۲۹** کیوں کہ خُدا جسے بلاتا ہے اور جو کُچھ وہ عطیہ دیتا ہے اس کی طرف سے اپنا ذہن کبھی نہیں بدلتا۔ **۳۰** کیوں کہ جس طرح تم پہلے خُدا کے نافرمان تھے مگر اب ان کی نافرمانی کے سبب سے تم پر خُدا کا رحم ہوا۔ **۳۱** اسی طرح اب یہ بھی نافرمان ہوئے تا کہ تم پر رحم ہونے کے باعث اب ان پر بھی رحم ہو سکے۔ **۳۲** اس لئے کہ خُدا نے ہر ایک لوگوں کو نافرمانی میں پکڑے جانے دیا تا کہ سب پر رحم فرمائے۔

خُدا کی توصیف

۳۳ واہ! خُدا کی حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے اس کے فیصلے ہماری سمجھ کے باہر ہیں اور اس کی راہوں کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ **۳۴** جیسا لکھا ہے کہ:

”خُداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ اور اسے صلاح دینے والا کون ہو سکتا ہے؟“

یسعیاہ ۴۰:۱۳

۳۵ ”خُدا کو کسی نے کُچھ دیا ہے کہ وہ کسی کو اس کے بدلے میں کُچھ دے۔“

ایوب ۴۱:۱۱

۳۶ کیوں کہ ساری چیزیں اس کی تخلیق کردہ ہیں اور اسی کے وسیلہ سے اُن کے لئے وجود ہے۔ اسکا جلال ابد تک ہوتا رہے۔ آمین۔

اپنی زندگی خُدا کے حوالے کردو

۱۲ پس اے بھائیو اور بہنو! خُدا کی رحمتیں یاد دلا کر میں تم سے التماس کرتا ہوں اپنی جان کو ایسی زندہ قربانی کے لئے نذر کرو جو زندہ اور مقدس اور خُدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری خدا کے لئے روحانی عبادت ہے۔ **۲** اس دنیا کے لوگوں کی مانند تم خُود کو نہ بدلو۔ بلکہ اپنے آپ کو دماغ کی تجدید کے مطابق بدل ڈالو تا کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ خُدا کی مرضی تمہارے لئے کیا ہے۔ یعنی تم جان جاؤ گے کیا اچھّا ہے اور خُدا کو پسند ہے اور کیا کامل ہے۔

۳ میں اس توفضل کی نعمت کی وجہ سے جو خُدا کی طرف سے مجھ کو دی ہے اسے ذہن میں رکھتے ہوئے میں تم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں۔ جو تم ہو اس سے اپنے آپ کو بہتر نہ سمجھو۔ بلکہ جیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان تقسیم کیا ہے اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھو۔ **۴** کیوں کہ جس طرح ہمارے اِن جسموں میں بہت سے اعضا ہیں۔ اور ہر عضو کے کام ایک جیسے نہیں ہیں۔ **۵** اسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مگر مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے کے اعضا کے طور پر کام کرتے ہیں۔ **۶** خُدا کے فضل کی نعمت کے موافق ہمیں جو طرح طرح کی نعمتیں ملی ہیں اس لئے کہ جس کسی کو نبوّت کی نعمت ملی ہو وہ اپنے ایمان کے موافق نعمت کو استعمال کرنا چاہئے۔ **۷** اگر کسی کو خدمت کرنے کی نعمت ملی ہو تو اپنے آپ کو دُوسروں کی خدمت کے لئے وقف کرنا چاہئے۔ اگر کسی کو معلم کی نعمت ملی ہو تو اسکو تعلیم دینے میں لگا رہنا چاہئے۔ **۸** اگر کسی کو ہمت بندھانے کی نعمت ملی ہو تو اسے ہمت بندھانی چاہئے۔ اگر کسی کو خیرات بانٹنے کی نعمت ملی ہے تو اسے چاہئے کہ سخاوت کرے۔ اگر کسی کو قیادت کی نعمت ملی ہے تو سرگرمی سے قیادت کرے اگر کسی کو رحم کرنے کی نعمت ملی ہو تو وہ خُوشی سے رحم کرے۔

۹ تمہاری محبّت خلوص ہو۔ برائی سے نفرت کرو ہمیشہ نیکی سے علحٰدہ نہ رہو۔ **۱۰** بھائیوں اور بہنوں کی طرح آپس میں ایک دُوسرے کے قریب رہو۔ دُوسرے کو احترام کے ساتھ اپنے سے بہتر سمجھو۔ **۱۱** کام کی کوشش میں سستی نہ کرو۔ روحانی جوش کو بڑھاؤ۔ خُداوند کی خدمت کرتے رہو۔ **۱۲** اپنی امید میں خُوش رہو مصیبت میں صابر رہو ہمیشہ دعاء میں مشغول رہو۔ **۱۳** خُدا کے لوگوں کی ضرورت کے مطابق مدد کرو۔ اور مسافر کو گھر بلا کر خدمت کرنے کی توقع میں رہو۔

۱۴ جو تمہیں ستاتے ہیں ان کے واسطے برکت چاہو۔ ان پر لعنت مت بھیجو۔ بلکہ برکت چاہو۔ ۱۵ جو خُوش ہے ان کے ساتھ خُوش رہو۔ جو غم زدہ ہے ان کے غم میں غمزدہ رہو۔ ۱۶ آپس میں ایک دُوسرے سے مل جل کر رہو۔ بلکہ معمولی لوگوں کے ساتھ مل کر رہو فخر نہ کرو۔ اپنے آپ کو عقلمند مت سمجھو۔

۱۷ برائی کا بدلہ کسی کو بھی برائی سے مت دو۔ جو باتیں سب لوگوں کے نزدیک اچھی ہیں ان کی کوشش کرو۔ ۱۸ جہاں تک تم سے ممکن ہو سکے سب کے ساتھ امن سے رہو۔ ۱۹ اے عزیزو! انتقام نہ لو بلکہ غُصّہ کو موقع نہ دو کیوں کہ تحریروں میں لکھّا ہے کہ خُداوند نے کہا انتقام لینا میرا کام ہے میں ہی بدلہ دوں گا۔“* ۲۰ بلکہ ”اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اس کو کھانا کھلا اور اگر پیاسہ ہے تو اس کو پانی پلا، کیوں کہ ایسا کرنے سے تو اس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔“* ۲۱ بدی سے شکست نہ کھاؤ بلکہ بجائے اس کے نیکی سے بدی کو شکست دو۔

اپنی حکومتوں کے تابعدار رہو

۱۳ ہر شخص کو چاہئے کہ اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے۔ کیوں کہ کوئی ایسی حکومت نہیں جو خُدا کی طرف سے نہ ہو۔ اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مُقرّر ہیں۔ ۲ پس جو کوئی حکومت کی مخالفت کرتا ہے ’وہ خُدا کے قائم کردہ حکم کی مخالفت کرتا ہے‘ اور جو خُدا کے قائم کردہ حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ سزا پائیں گے۔ ۳ دیکھو کوئی بھی حاکم اس شخص کو نہیں ڈراتا ہے جو نیکی کرتا ہے، بلکہ اسی کو ڈراتا ہے جو بدکاری کرتا ہے۔ اگر تم حاکم سے نہیں ڈرنا چاہتے ہو تو نیکی کے کام کرو۔ تمہیں اس کی طرف سے تعریف ملے گی۔ ۴ جو حکومت کرتا ہے وہ خُدا کا خادم ہے وہ تیری بھلائی کے لئے ہے لیکن اگر تو بدی کرے تو اس سے ڈرنا چاہئے کیوں کہ اس کے پاس تلوار بے فائدہ نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ خُدا کا خادم ہے۔ جو برے کام کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے غضب لاتا ہے۔ ۵ اسی لئے حاکم کی تابعداری ضروری ہے۔ نہ صرف غضب کے ڈر سے ضروری ہے بلکہ ضمیر کے لئے۔

۶ اسی لئے تم محصول بھی انہیں دیتے ہو کیوں کہ وہ خُدا کے خادم ہیں جو اپنے مخصوص فرض کو نبھانے میں لگے رہتے ہیں۔ ۷ جس کسی کا حق ہو ادا کرو محصول کو باقی ہو تو محصول ادا کرو جس کی مال گذاری باقی ہو اس کو مال گذاری دو، جس سے ڈرنا چاہئے اس سے ڈرو اور جس کی عزت کرنا چاہئے اس کی عزت کرو۔

محبّت ہی شریعت

۸ تم کسی طرح سے کسی کے قرض دار نہ رہو لیکن یاد رکھو جو قرض تمہارا ہے وہ ایک دُوسرے کے ساتھ محبّت کرنا ہے۔ کیوں کہ جو دُوسروں سے محبّت رکھتا ہے وہ اسی طرح شریعت پر عمل کرتا ہے۔ ۹ کیوں کہ شریعت کہتی ہے ”زنا نہ کر، خون نہ کر، چوری نہ کر، دُوسروں کی چیزوں کی خواہش نہ کر“* اور ان کے سوا اور جو کوئی حکم ہو ان سب کا خلاصہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ ”اپنے پڑوسی سے اسی طرح محبّت رکھو جس طرح تم اپنے آپ سے رکھتے ہو۔“* ۱۰ محبّت اپنے ساتھی سے بدی نہیں کرتی اس واسطے محبّت شریعت کی تعمیل ہے۔

۱۱ یہ سب کُچھ تم اسلئے کرو کہ جیسے تم جانتے ہو نازک وقت میں ہم رہ رہے ہیں تم جانتے ہو کہ تمہارے لئے اپنی نیند سے بیدار ہونے کا وقت آگیا ہے کیوں کہ جس وقت ہم ایمان لائے تھے اس وقت کی نسبت اب ہماری نجات بہت قریب ہے۔ ۱۲ رات* لگ بھگ گذر گئی اور دن* نکلنے والا ہے اس لئے آؤ ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشن ہتھیار باندھ لیں۔ ۱۳ اسلئے ہم ویسے ہی شائستگی سے رہیں جیسے دن کے وقت رہتے ہیں۔ اس لئے غیر معیاری دعوتوں اور نشہ بازی سے، زناکاری، شہوت پرستی سے جھگڑے اور حسد سے دور رہو۔ ۱۴ بلکہ خُداوند یسوع مسیح کو پہن لو یہ مت سوچو کہ تمہارے گناہوں کی تشفّی کیسے کی جائے اور بُرے کام کرنے کی خواہش کیسے پُورا کریں فکر مت کر۔

دُوسروں پر تنقید نہ کرو

۱۴ جس کا ایمان کمزور ہے اس کا بھی خیر مقدم کرو مگر خیالوں کے بارے میں تکراروں کے لئے نہیں۔ ۲ کس کو یقین ہے کہ ہر چیز کا کھانا جائز ہے اور کمزور ایمان والا ساگ پات ہی کھاتا ہے۔ ۳ آدمی جو ہر طرح کا کھانا کھاتا ہے اسے اس شخص پر الزام لگانا نہیں چاہئے جو بعض چیزوں کو نہیں کھاتا۔ ویسے ہی وہ جو بعض چیزیں نہیں کھاتا ہے اسے سب کُچھ کھانے والے پر الزام نہ لگائے۔ کیوں کہ خُدا نے اس آدمی کو قبول کرلیا ہے۔ ۴ تو کون ہے جو دُوسرے کے نوکر پر الزام لگاتا ہے؟ اس کا قائم رہنا یا گر پڑنا اس کے مالک ہی سے متعلق ہے بلکہ وہ قائم ہی کردیا جائے گا کیوں کہ خُداوند نے اسے قائم رہنے کی قُوّت دی۔

۵ ایک شخص یہ یقین کرے گا کہ کُچھ دن دُوسرے سے زیادہ اہم ہیں

خُداوند … بدلادوں گا استثناء ۳۲:۳۵

اگر تیرا … دھیر لگائے گا امثال ۲۵:۲۱-۲۲

زنا نہ کرنا … لالچ نہ کر خرُوج ۲۰:۱۳-۱۵، ۱۷

اپنے پڑوسی … رکھتے ہو احبار ۱۹:۱۸

رات علامت ہے ہم گناہوں کی دُنیا میں گذارتے ہیں

دن آنے والے اچھّے دن کی علامت

جب کہ دوسرا شخص سب دنوں کو برابر جانتا ہے جو کُچھ بھی ہو ہر کوئی اپنے دماغ میں اپنے ارادوں کو مکمل رکھے۔ **۶** کوئی کسی دن کو مخصوص مانتا ہے تو وہ خُداوند کے لئے مانتا ہے جو کوئی سب کُچھ کھاتا ہے وہ بھی خُداوند کے واسطے کھاتا ہے۔ کیوں کہ وہ خُدا کا شکر کرتا ہے اور جو بعض چیزوں کو نہیں کھاتا وہ بھی خُدا کے لئے ایسا اس لئے کرتا ہے۔ وہ بھی خُدا کا شکر کرتا ہے۔ **۷** ہم میں سے کوئی بھی نہ تو اپنے لئے جیتا ہے اور نہ اپنے لئے مرتا ہے۔ **۸** ہم جیتے ہیں تو خُداوند کے لئے اور اگر مرتے ہیں تو بھی خُداوند کے لئے پس چاہے ہم جئیں چاہے ہم مریں ہم ہیں تو خُداوند کے ہی۔

۹ اسی لئے مسیح مرا، اور اسی لئے دوبارہ زندہ ہوا کیوں کہ وہ مردوں اور زندوں دونوں کا خُداوند ہے۔ **۱۰** اگر تو اپنے بھائی پر کس لئے الزام لگاتا ہے، یا تو بھی کس لئے اپنے بھائی کو حقیر جانتا ہے کیوں کہ ہم سب کو خُدا کی عدالت کے آگے کھڑے ہونا ہے۔ **۱۱** جیسا کہ لکھا ہے کہ:

خُداوند وضاحت کرتا ہے 'مجھے اپنی حیات کی قسم، ہر کسی کو میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے ہوں گے اور ہر ایک زبان خُداوند کا اقرار کرے گی۔

یسعیاہ **۴۵:۲۳**

۱۲ پس ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کا اپنا حساب خُدا کو دے گا'

تم دُوسروں کے گناہ کا ذریعہ نہ بنو۔ دُوسروں کے لئے گناہ کا سبب نہ بنو۔

۱۳ پس ہم آپس میں ایک دُوسرے کو الزام لگانا بند کریں بلکہ ٹھان لیں کہ تمہارے بھائی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیں گے' نہ ہی اسے گناہ کے لئے ورغلائیں گے۔ **۱۴** مجھے معلوم ہے بلکہ خُداوند یسوع میں مجھے پختہ یقین ہے کہ کوئی کھانا بذات خود ناپاک نہیں، وہ کھانا صرف اس کے لئے ناپاک ہے جو اسے ناپاک مانتا ہے۔ **۱۵** اگر تیرے بھائی کو تیرے کھانے سے رنج پہنچتا ہے تو پھر تو محبّت کے قاعدہ پر نہیں چلتا۔ تو تو اپنے کھانے سے انسان کو برباد نہ کر کیوں کہ مسیح نے اس کے لئے مرا۔ **۱۶** جو تیرے لئے بہتر ہے وہ بدنامی کی چیز نہ ہو۔ **۱۷** کیوں کہ خُدا کی بادشاہت صرف کھانے پینے پر نہیں حقیقت میں راستبازی میں ملاپ اور اس خُوشی پر موقوف ہے جو مقدس روح کی طرف سے ہوتی ہے۔ **۱۸** اور جو کوئی اس طور سے مسیح کی خدمت کرتا ہے، اس سے خُدا خُوش رہتا ہے اور لوگ اسے اعزاز دیتے ہیں۔

۱۹ پس ہم ان باتوں کے طالب رہیں جن سے سکون اور باہمی ترقی ہو۔ **۲۰** کھانے کی خاطر خُدا کے کام کو تباہ نہ کرو۔ ہر طرح کا کھانا پاک ہے۔ لیکن اس شخص کے لئے برا ہے جس کو اس کے کھانے سے کسی بھائی کے گناہ کا سبب ہو۔ **۲۱** یہی بہتر ہے کہ تو نہ گوشت کھائے نہ شراب پئے۔ نہ اور کُچھ ایسا کرے جس کے سبب سے تیرا بھائی گناہ کی ٹھوکر کھائے۔

۲۲ جو بھی تمہارا اعتقاد ہے اس کو خُدا اور اپنے درمیان ہی رکھو۔ مبارک وہ ہے جو اس چیز کے سبب سے جسے وہ جائز رکھتا ہے اس کے لئے اپنے کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔ **۲۳** لیکن اگر کوئی کھانے کو شبہ سے کھاتا ہے تب وہ مجرم ٹھہرتا ہے کیوں کہ اس کا کھانا اس کے اعتقاد کے مطابق نہیں ہے اور وہ سب کُچھ جو اعتقاد پر نہیں ہے وہ گناہ ہے۔

۱۵ ہم جو رُوحانی طور پر طاقتور ہیں، ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں اور ہم اپنے آپ کو ہی خوش نہ کرے۔ **۲** ہم میں سے ہر ایک اپنے پڑوسی کو اس کی بہتری کے واسطے خُوش کرے تاکہ اس کا ایمان مضبوط ہو۔ **۳** مسیح نے بھی خود کو خُوش رکھنے کے لئے کوشش نہیں کی تھی جیسا کہ لکھا ہے "تیرے لعن طعن کرنے والوں کی لعن طعن مجھ پر آپڑے۔"* **۴** کیوں کہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئی ہمیں تعلیم دینے کے لئے لکھی گئی تاکہ جو صبر اور حوصلہ افزائی تحریروں سے ملتی ہے ہم اس سے امید حاصل کریں۔ **۵** اور خُدا صبر اور حوصلہ افزائی کا سرچشمہ ہے خُدا تم کو اتحاد سے رہنے کی یکسوئی سے توفیق دے کہ مسیح یسوع کے مطابق آپس میں ایک دُوسرے سے ایک دل ہو کر رہو۔ **۶** تاکہ تم سب ایک آواز اور ایک زبان ہو کر ہمارے خُدا کی تمجید کرو جو ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا باپ ہے۔ **۷** اس لئے ایک دُوسرے کو گلے لگاؤ جیسے تمہیں مسیح نے گلے لگایا۔ یہ خُدا کے جلال کے لئے کرو۔ **۸** میں کہتا ہوں کہ مسیح خُدا کی سچّائی کی حفاظت کرنے کے لئے مختونوں کا خادم بنا تاکہ ہمارے باپ دادا سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرے۔ **۹** تاکہ غیر یہودی لوگ بھی اس کے رحم کے لئے خدا کا جلال کریں جیسا کہ لکھا ہے:

"اس لئے میں غیر یہودیوں کے بیچ تجھے پہچانوں گا اور تیرے نام کے گیت گاؤں گا۔"

زبور **۱۸:۴۹**

۱۰ اور پھر وہ کہتی ہے:
اے غیر یہودیو! اسکے لوگوں کے ساتھ خُوشی کرو۔"

استثناء **۳۲:۴۳**

۱۱ یہ پھر بھی کہتی ہے:
تم سب غیر یہودیو! "خُداوند کی حمد کرو اور سب امتّیں خُداوند کی حمد کریں۔ زبور **۱۱۷:۱**

تیرے ... پر آپڑے زبور **۶۹:۹**

۱۲ اور یسعیاہ بھی کہتا ہے کہ،

> یسّی* کی جڑ ظاہر ہوگی یعنی وہ شخص جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اٹھے گا اسی سے غیر قومیں بھی اس پر اپنی امید رکھیں گی۔”
>
> یسعیاہ ۱۱ : ۱۰

۱۳ خُدا جو امید کا ذریعہ ہے تمہیں کامل خُوشی اور سلامتی سے معمور کرے جیسا کہ اس میں تمہارا ایمان ہے تاکہ مقدس روح کی قوّت سے تمہاری امید زیادہ ہوتی جائے۔

پولس اپنے کام کی بابت بتاتا ہے

۱۴ اور اے میرے بھائیو اور بہنو! میں خود بھی تمہاری نسبت یقین رکھتا ہوں کہ تم نیکی سے معمور ہو اور معرفت سے بھرے ہو۔ تم ایک دوسرے کو ہدایت کرسکتے ہو۔ ۱۵ لیکن تمہیں پھر یاد دلانے کے لئے میں نے بعض باتوں کے بارے میں دلیری سے لکھا ہے۔ یہ اسلئے تم کو لکھا کہ یہ نعمت مجھے خُدا کے طرف سے ملی ہے۔ ۱۶ دیگر الفاظ میں غیر یہودیوں کے لئے مسیح یسوع کا خادم بنا۔ کاہن کی کاموں کی طرح خُدا کی خُوشخبری کی تعلیم انجام دے رہا ہوں تاکہ غیر یہودی خُدا کی نذر کے طور پر مقدّس روح سے مقدس ہو کر مقبول ہو جائیں۔ اور اسکے لئے وقف ہوجائیں۔

۱۷ پس میں ان باتوں کو جو خُدا کے لئے کرتا ہوں یسوع مسیح میں فخر کرسکتا ہوں۔ ۱۸ کیوں کہ میں ان ہی باتوں کو کہنے کی جرأت رکھتا ہوں جنہیں مسیح نے میرے ذریعہ کی ہیں تاکہ غیر یہودی اپنے قول اور فعل سے خُدا کی اطاعت کریں۔ ۱۹ نشانوں اور معجزوں کی قوّت سے خُدا کی روح کی قدرت سے۔ ۲۰ لیکن میں نے ہمیشہ ہوشیاری سے یہی حوصلہ رکھا اور خُوشخبری ایسی جگہوں پر نہ پھیلانے کا ارادہ کیا جہاں مسیح کا نام پہلے ہی سے معلوم تھا۔ تاکہ دُوسرے کی بنیاد پر عمارت نہ اٹھاؤں۔ ۲۱ بلکہ تحریروں میں جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہو کہ،

> “جنہیں اس کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے، وہ اسے دیکھیں گے اور جنہوں نے اسکے بارے میں سنا تک نہیں ہے وہ سمجھیں گے۔”
>
> یسعیاہ ۵۲ : ۱۵

پولس کا روم جانے کا منصوبہ

۲۲ اسی لئے میں تمہارے پاس آنے سے کئی مرتبہ رکا رہا۔

۲۳ مگر چونکہ اب ان ملکوں میں کوئی جگہ نہیں بچی ہے اور بہت برسوں سے میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ ۲۴ جب ہسپانیہ جاؤں تو امید کرتا ہوں تم سے ملوں گا کیوں کہ مجھے امید ہے کہ ہسپانیہ آتے ہوئے راستہ میں تم سے ملاقات ہوگی۔ اور جب تمہاری صحبت سے کسی قدر میرا جی بھر جائے گا تو میری خواہش ہے وہاں کے سفر کے لئے مجھے تمہاری مدد ملے گی۔ ۲۵ مگر اب خُدا کے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے یروشلم جارہا ہوں۔ ۲۶ کیوں کہ مکدنیہ اور اخیہ کے کلیسا کے لوگ یروشلم میں خُدا کے غریب لوگوں کے لئے چندہ اکٹھا کرنے پر رضا کارانہ فیصلہ کیا۔ ۲۷ انہوں نے رضا کارانہ فیصلہ کیا کہ ان کے تئیں ان کا فرض بھی بنتا ہے کیوں کہ اگر غیر یہودی روحانی باتوں میں یہودیوں کے شریک ہوئے ہیں تو لازم ہے کہ جسمانی باتوں میں یہودیوں کی خدمت کریں۔ ۲۸ پس میں اس خدمت کو پورا کرکے اور جو رقم حاصل ہوئی ان تمام کو حفاظت کے ساتھ ان کے ہاتھوں سونپ کریں تمہارے پاس ہوتا ہوا ہسپانیہ کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ ۲۹ اور میں جانتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں گا تو تمہارے مسیح کی کامل برکت لے کر آؤں گا۔

۳۰ اور اے بھائیو اور بہنو! میں تم سے التجا کرتا ہوں یسوع مسیح کے واسطے جو ہمارا خُداوند ہے اسلئے کہ مقدس روح کی محبّت کی خاطر میرے لئے خُدا سے دعا کرنے میں میرا ساتھ دو۔ ۳۱ کہ میں یہودیہ کے نافرمانوں سے نجات حاصل کروں اور میرے وہ نذرانے جو میں یروشلم میں لایا خُدا کے لوگوں کو قبول آئے۔ ۳۲ تاکہ میں خُدا کی مرضی کے مطابق خُوشی کے ساتھ تمہارے پاس آکر تمہارے ساتھ آرام پاؤں۔ ۳۳ خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تم سب کے ساتھ رہے۔ آمین۔

پوُلس کے آخری الفاظ

۱۶

میں کنخریہ کی کلیسا کی خصوص خادمہ ہماری بہن فیبے کی تم سے سفارش کرتا ہوں۔ ۲ کہ تم اسے خُداوند میں اس طرح قبول کرو ایسے خُدا کے مقدسوں کے مطابق ہو اور سب کام میں وہ ہماری محتاج ہو اس کی مدد کرو کیوں کہ وہ بہنوں کی مدد گار رہی ہے بلکہ میری بھی۔

۳ پرسکہ اور اکولہ سے میرا سلام کہو۔ وہ مسیح یسوع میں میرے ہم خدمت ہیں۔ ۴ انہوں نے میری جان بچانے کے لئے اپنی زندگی کو بھی داؤ پر لگا دیا تھا۔ اور صرف میں ہی نہیں بلکہ غیر یہودیوں کی سب کلیسائیں بھی ان کی شکر گذار ہیں۔ ۵ اس کلیسا کو بھی میرا سلام جہاں ان کے گھر اجتماع ہوتا تھا۔

میرے پیارے دوست اِپینتُس کو میرا سلام کہہ جو ایشیاہ میں مسیح کو اپنانے والوں میں پہلا ہے۔ ۶ مریم کو جس نے تمہارے لئے بہت کام کیا

یسّی یسّی داؤد کا باپ اسرائیل کا بادشاہ، یسوع اسی خاندان سے تھا۔

ہے سلام کہو۔ **۷** اندرُفیکُس اور یونیاس سے سلام کہو وہ میرے رشتہ دار ہیں اور میرے ساتھ جیل میں تھے اور رسُولوں میں بہت عزت والے تھے اور مجھ سے پہلے مسیح میں تھے۔ **۸** اپلیاطُس سے سلام کہو جو خُداوند میں میرا پیارا ہے۔ **۹** اربانس سے جو مسیح میں ہم جیسا خدمت گار ہے اور میرے پیارے استخُنس سے سلام کہو۔ **۱۰** اپلیس سے سلام کہو جو مسیح کی خدمت میں جو آزمایا اور ثابت کیا گیا اَرِستوبلس کے افرادخاندان سے سلام کہو۔ **۱۱** میرے رشتہ دار ہیرودیوں سے سلام کہو نرکسوس کے ان گھر والوں سے سلام کہو جو خُداوند میں ہیں۔ **۱۲** تروفینہ اور تروفوسہ جو خداوند میں محنت کرتی ہیں سلام کہو پیاری پرسس سے سلام کہو جس نے خُداوند میں بہت محنت کی۔ **۱۳** روفُس جو خُداوند میں چنا گیا برگزیدہ ہے اور اس کی ماں جو میری بھی ماں ہے دونوں سے سلام کہو۔ **۱۴** اسُنکرتُس فلگون، ہرمیس، پترباس اور ہرماس اور ان کے بھائیوں سے جو ان کے ساتھ ہیں سلام کہو۔ **۱۵** فلگس، یولیہ نیریُوس اور اس کی بہن اُلمپاس اور سب بزرگ لوگوں سے جو ان کے ساتھ ہیں سلام کہو۔ **۱۶** آپس میں مقدس بوسہ لے کر ایک دُوسرے کو سلام کہو۔ مسیح کی سب کلیسائیں تمہیں سلام کہتی ہیں۔

۱۷ اب اے بھائیو اور بہنو! میں تم سے استدعا میں ان پر جو نظر رکھا ہوں جو تمہارے میں جھگڑا پیدا کرتے ہیں اور ایمان کو کمزور کرتے ہیں تم نے جو تعلیم پائی ہے اس کے خلاف روّیہ اختیار کرتے ہیں ان سے کنارہ کیا کرو۔ **۱۸** کیوں کہ ایسے لوگ ہمارے خُداوند مسیح کے نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتے ہیں وہ اپنی خُوشامد بھری چکنی چپڑی باتوں سے سادہ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ **۱۹** کیوں کہ تمہاری فرماں برداری سب میں مشہور ہو گئی ہے اسلئے کہ میں تم سے بہت خُوش ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم نیکی کے اعتبار سے عقلمند بن جاؤ اور بدی کے اعتبار سے معصوم بنے رہو۔

۲۰ اور خُدا جو سلامتی کا ذریعہ ہے شیطان کو تمہارے پاؤں سے جلد کچلوادے گا۔

ہمارے خُداوند یسوع کا فضل تم پر ہوتا رہے۔

۲۱ میرا ہم خدمت تیمُتھِیُس اور میرے یہودی ساتھی لوکیس، یاسون، اور سوسپطرس کی جانب سے تمہیں سلام۔

۲۲ اس خط کا کاتب میں، ترتیس تم کو خُداوند میں اپنا سلام کہتا ہوں۔ **۲۳** گئیس میرا اور ساری کلیسا کا میزبان تمہیں سلام کہتا ہے۔ اراستس شہر کا خزانچی اور ہمارا بھائی کوارتس تم کو اپنا سلام کہتا ہے۔ **۲۴*** **۲۵** اب خُدا کا جلال ہوتا رہے جو تم کو میری خُوشخبری کی تعلیم کے موافق مضبوط کر سکتا ہے یہ خُوش خبری یسوع مسیح کا پیغام ہے جو اس بھید کے مکاشفہ کے مطابق ازل سے پوشیدہ رہا۔ اور خُدا سے ظاہر ہوتا رہا۔ **۲۶** مگر اس وقت ظاہر ہو کر نبیوں کی تحریروں کے ذریعہ سے سب قوموں کو بتا یا گیا کہ لافانی خُدا کے حکم کے مطابق وہ ایمان کے فرمانبردار ہو جائیں۔ **۲۷** یسوع مسیح کے وسیلہ سے اسی واحد دانشمند خُدا کی ابد تک جلال ہوتا رہے۔ آمین

آیت ۲۴ چند یونانی ”اعمال“ نسخوں میں یہ شامل کیا گیا ہے